Regd No P 67

رجسٹرڈ نمبر ۔ ایل ۶۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

روزنامہ ہفت

بدر

قادیان

شرح چندہ سالانہ
چھ روپے
ششماہی
۵۰-۳ روپے
ممالک غیر
۵۰-۷ روپے
فی پرچہ ۱۳ نئے پیسے

ایڈیٹر:
محمد حفیظ بقاپوری

جلد ۸ | ۲۰ ظہور ۱۳۳۸ھش | ۱۴ صفر ۱۳۷۹ھ | ۲۰ اگست ۱۹۵۹ء | نمبر ۲۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق

تازہ اطلاع

صحت کی حالت تسلی بخش نہیں خصوصی دعائیں کی جائیں

ربوہ ۱۷ اگست (ایک بجکر چالیس منٹ بعد دوپہر) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی بذریعہ تار اطلاع فرماتے ہیں کہ

حضرت اقدس کی صحت کی حالت تسلی بخش نہیں بیماری میں پیچیدگی بڑھ رہی ہے۔ تجویز ہے کہ حضور کو غرض علاج کراچی لے جایا جائے۔

تمام بھائیوں سے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔

احباب جماعت اپنے محبوب امام کی صحت کاملہ عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے نہایت الحاح اور غیر معمولی توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو جلد صحت عطا فرمائے۔ آمین

قادیان میں یوم آزادی کی تقریب

پورے اہتمام کے ساتھ منائی گئی

قادیان ۱۵ اگست۔ آج مقامی طور پر میونسپل کمیٹی قادیان کے احاطہ میں آزادیٔ ہند کی بارہویں تقریب شاندار طور پر منائی گئی جس میں ہزارہا اہالیان قادیان کے ساتھ اپنی سابق روایات کے مطابق احباب جماعت احمدیہ بھی ایک تنظیم کے ماتحت شریک ہوئے۔

منڈل کانگرس کمیٹی قادیان کی درخواست پر گورداسپور منڈل کانگرس کے پریذیڈنٹ شری خیراتی رام سرین بٹالہ سے اس تقریب میں شمولیت کے لئے تشریف لائے ٹھیک ۸ بجے صبح سرین صاحب نے جھنڈا لہرانے کی رسم ادا کی۔ اس موقع پر مقامی پولیس اور این۔سی۔سی کے والنٹیرز نے جھنڈے کو سلامی دی۔ بعدہ جناب سردار گوردیال سنگھ صاحب باجوہ پریذیڈنٹ میونسپل کمیٹی قادیان کی صدارت میں جلسے کا پروگرام شروع ہوا۔ جس میں بہت سے بچوں بچیوں اور نوجوانوں نے جھنڈے کے متعلق اشعار پڑھے اور قومی گیتوں سے حاضرین کو محظوظ کیا۔ یہ پروگرام اچھا خاصہ دلچسپ تھا۔ حاضرین میں سے بعض ذی ثروت حضرات نے گیت سنانے والوں اور نظمیں پڑھنے والوں کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے ان کو انعامات بھی دیئے۔ اس موقع پر احمدی درویش یونس احمد صاحب اسلم نے بھی آزادی کے موضوع پر خوش الحانی سے نظم سنائی۔

تقریری پروگرام میں جماعت احمدیہ کی طرف سے جناب حکیم خلیل احمد صاحب ناظر تعلیم وتربیت ممبر صدر انجمن احمدیہ قادیان نے تقریر فرمائی جس میں حسب موقع آپ نے آزادی کی نعمت حاصل کرنے کے لئے دی گئی قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے سامعین کو تلقین کی۔ کہ حاصل کردہ آزادی کو برقرار رکھنے اور اس سے پورے طور پر متمتع ہونے کے لئے تمام ملک واسیوں کو قربانیوں کا سلسلہ جاری رکھنا چاہیئے۔

"ہندوستان کی آزادی کا قافلہ ترقی کی راہ پر چلتے ہوئے آج ۱۲ ویں سنگ میل پر پہنچا ہے۔" ان الفاظ سے شری سرین صاحب نے اپنی تقریر کا آغاز کیا۔ آپ نے بتایا کہ بارہ سال کے عرصہ میں اپنے ساتھ بہت سی تلخ حقیقتیں اور بہت سی تکلیف دہ یادیں رکھتا ہے۔ یہ سب یادیں ایسی ہیں کہ ان سب کو سامنے رکھتے ہوئے ہمیں آگے بڑھنا ہے۔ آپ نے سامعین کو ملک کی خاطر ہر قسم کی قربانیاں کرتے جانے کی تحریک کی اور کہا کہ ہمارے ملک سے بھوک اور ننگ دور نہیں ہو جاتا ہماری آزادی مکمل نہیں ہوتی اس موقع پر آپ نے بڑے جوش سے بھارت کے اُن ترقیاتی کاموں کا ذکر کیا جو ملک کے مختلف مقامات پر جاری ہیں۔ آپ نے کلکتہ کے موٹر سازی کے کارخانہ، چترنجن میں ریلوے انجنوں اور دیگر لوہے کی صنعتوں کا مختصر سا خاکہ بیان کیا۔ اسی طرح آپ نے بھاکڑہ ڈیم کی قسم کے جیسوں ڈیموں اور سڑکوں کی تعمیر کا ذکر کیا اور بتایا کہ کانگرس گورنمنٹ نے ملک کو ترقی دلانے میں بہت کچھ کیا ہے۔ حتی کہ اس وقت کے ترقی یافتہ ممالک بھی اس قدر کم عرصہ میں اتنی ترقی نہ کر پائے تھے۔ آخر میں آپ نے بھی ملک واسیوں کو اتحاد و اتفاق سے رہنے اور مل جل کر ملک کو ترقی کی طرف لے جانے کی تلقین کی۔

اسی قسم کی تقریر سردار پریتم سنگھ صاحب جنرل سیکرٹری کانگرس کمیٹی قادیان نے بھی کی اور آخر میں صاحب صدر نے سامعین کا شکریہ ادا کیا اور اس دفعہ کے جلسہ کے نسبتاً زیادہ پُررونق ہونے پر خوشی کا اظہار کیا۔ اور تقریب کو کامیاب بنانے والوں کا شکریہ ادا کیا۔

اس کے بعد آزادی کی خوشی میں گیارہ بجے کالج گراؤنڈ میں شہر کے اور کالج کے نوجوانوں میں کبڈی کا میچ ہوا۔ جس میں کالج کے نوجوان جیت گئے۔ آج سارا دن مطلع ابر آلود اور موسم خوشگوار رہا۔ کبھی کبھی ہلکی ہلکی بوندا باندی بھی ہوتی رہی۔

(نامہ نگار)

ریاست جموں و کشمیر میں جماعت احمدیہ کے مرکزی وفد کا تربیتی دورہ

از جناب شیخ عبدالحمید صاحب عاجز بی۔ اے۔ ناظر بیت المال قادیان۔ قائد وفد

(۵)

قیام سرینگر مورخہ ۱۴ جولائی تا یکم اگست کو مرکزی وفد سرینگر میں ہی قیام پذیر رہا۔ ان دو دنوں میں مقامی جماعت کے حسابات۔ چندوں کی پڑتال کر کے سال رواں کا نیا بجٹ مرتب کیا گیا۔

مسجد احمدیہ سرینگر تقسیم ہند سے کافی عرصہ قبل حکومت کشمیر نے سرینگر میں جماعت احمدیہ کی مسجد تعمیر کرنے کے لئے ایک قطعہ زمین دیا تھا جس پر حالات کے مناسب حال دو کمرے تعمیر کر کے احباب جماعت نماز ادا کر رہے ہیں۔ اور اب وہاں نئے نقشہ کے مطابق موجودہ مسجد کے مکان میں تعمیر وتوسیع کا پروگرام بن رہا تھا۔ چنانچہ مرکزی وفد کے پہنچنے پر احباب جماعت سے مشورہ کر کے بنیاد مسجد کی توسیع وتعمیر کی منظوری صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے مل گئی۔ نیز اس مسجد کی تعمیر کے سلسلہ میں مکرم ومحترم جناب بخشی غلام محمد صاحب پرائم منسٹر ریاست کشمیر نے ذاتی طور پر امداد دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔ جس کا ذکر پہلی رپورٹ میں ہو چکا ہے۔

مسجد احمدیہ کی زمین اب آبادی کے درمیان آگئی ہے۔ اس کے ارد گرد پولیس تھانہ بھی ہے۔ انسپکٹر صاحب پولیس کا خیال تھا کہ اگر جماعت کو کوئی اور قطعہ زمین دے دیا جائے اور وہ اس مسجد کی بجائے وہاں نئی مسجد بنالیں۔ اور اس مسجد کی جگہ کو پولیس کے دفاتر کے لئے دے دیں تو اچھا ہے۔ مگر مرکزی وفد نے ذمہ دار افسران پر یہ واضح کر دیا۔ کہ جس مقام پر ایک مرتبہ مسجد تعمیر ہو جائے پھر اُسے تبدیل نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے اب جماعت احمدیہ اسی جگہ پر مسجد کی موجودہ مکانیت میں توسیع کروا رہی ہے۔ اس قطعہ کو تبدیل نہیں کرنا چاہتی چنانچہ جناب گوپی ناتھ صاحب کوتڑو سپرنٹنڈنٹ پولیس سی۔ آئی۔ ڈی سے بھی ملاقات کر کے اُن کے بھی استفسار پر یہ وضاحت کر دی گئی جس کو انہوں نے ہماری موجودگی میں ڈی۔ آئی۔ جی کشمیر تک پہنچا دیا۔

وادی کشمیر کے دورہ پر جانے سے قبل سرینگر میں جناب گوپی ناتھ صاحب کوتڑو ایس پی سی۔ آئی۔ ڈی سے ملاقات ہوئی تھی۔ تو انہوں نے اخبار پرتاپ کے اس مضمون کا تذکرہ کیا جس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۵۸ء کے ایک حصہ کو غلط رنگ میں شائع کر کے جماعت کے بارہ میں غلط فہمی پیدا کرنے کی کوشش کی

اخبار احمدیہ مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع اہل وعیال تا حال پاکستان ہی میں قیام فرما ہیں اللہ تعالیٰ خیریت سے لائے آمین۔

قادیان ۱۷ اگست۔ آج گیارہ بجے کی گاڑی حضرت حاجی محمد دین صاحب تہالوی افسر لنگر خانہ بغرض علاج پٹھانکوٹ روانہ ہو گئے۔ جہاں آپ کے صاحبزادے مکرم ڈاکٹر محمد احمد صاحب ہیں اللہ تعالیٰ خیریت سے لے جائے اور مع الصحت واپس لائے۔ آمین

گئی تھی۔ ہم نے اُن کو بتادیا تھا کہ اس کی تمہید ہمارے مرکزی اخبار "بدر" قادیان میں شائع ہو چکی ہے اس پر جناب گورنر صاحب نے اس اخبار "بدر" کے دیکھنے کی خواہش ظاہر کی چنانچہ نظارت امور عامہ قادیان سے بذریعہ پرچہ منگوایا گیا اور یکم اگست کو بوقت ملاقات جناب گورنر صاحب کی خدمت میں پیش کیا گیا۔

دوران گفتگو میں جناب گورنر صاحب نے اس امر کا اظہار کیا کہ اس دورہ میں آپ لوگوں کی نقل و حرکت پر ہماری نظر رہی ہے مگر خوشی کی بات ہے کہ ہمیں کوئی رپورٹ ایسی نہیں ملی جو فساد کو موجب ہوئی اور ہم مطمئن ہیں۔ ہم نے ان پر واضح کیا کہ ہماری جماعت ایک پر امن جماعت ہے سیاست سے ہمیں کوئی سروکار نہیں۔ حکومت وقت کی اطاعت اور وفاداری ہمارا شعار ہے۔

اس لئے آپ دیکھیں گے کہ ہماری جماعت جن مستحکم اصولوں پر اعتقاد رکھتی ہے۔ اُسی کے مطابق اپنی عملی زندگی بسر کرتی ہے ہم نے بتایا کہ اس دورہ تربیتی کی رپورٹ باقاعدہ اخبار "بدر" میں شائع ہو رہی ہے۔ اس پر آپ نے خواہش کی کہ وہ پرچہ جات بدر جن میں رپورٹ شائع ہو اُن کی خدمت میں بھجوائے جائیں انشاء اللہ اس کی تعمیل کردی جائے گی۔

گلمرگ میں ایک دن

مورخہ ۲ر اگست کو ہم گلمرگ گئے۔ اسی بس میں جناب رام لال صاحب بسین ڈپٹی ڈائریکٹر ایجوکیشن سرینگر سے ملاقات ہوئی۔ آپ کی خدمت میں جماعت کا لٹریچر پیش کیا گیا۔ نیز آسنور میں جہاں احمدیوں کی آبادی قریباً ایک ہزار ہے ایک مڈل سکول کھولنے کے بارہ میں گذارش کی۔ تو انہوں نے فرمایا کہ اس سلسلہ میں درخواست آنے پر وہ ہمدردانہ کارروائی فرماویں گے۔

گلمرگ میں ایک امریکن سیاح Mr. Mathless اور اُن کی اہلیہ سے ملاقات ہوئی۔ یہ دونوں آجکل جاپان میں قیام پذیر ہیں۔ مسٹر ... علم اقتصادیات کی اعلیٰ تعلیم کے لئے جاپان گئے ہوئے ہیں اور ان کی بیوی وہاں محکمہ تعلیم میں ملازم ہیں۔ ان لوگوں کو اسلام اور احمدیت کے بارہ میں معلومات بہم پہنچائی گئیں۔ اور لٹریچر دیا گیا۔ کئی گھنٹے گفتگو رہی۔ قادیان آنے کی بھی دعوت دی۔ مگر وقت کی کمی کی وجہ سے انہوں نے معذرت کی۔

روانگی برائے جموں

حسب پروگرام ۳ر اگست کی صبح کو اراکین وفد بذریعہ بس سرینگر سے جموں کے لئے روانہ ہوئے۔ سیلاب کی وجہ سے راستہ کافی خراب ہو چکا تھا۔ اس لئے رات مجبوراً "بٹوت" رُک جانا پڑا۔ اور ۴ر اگست کی دوپہر کو بخیریت جموں پہنچ گئے۔ ۴ر ۵ر اگست جموں رہے اور اسی دوران میں متعدد افسران و احباب سے تبلیغی ملاقات ہوئی اور اُن کی خدمت میں لٹریچر پیش کیا گیا۔ بعض کے اسماء حسب ذیل ہیں:۔

۱۔ جناب عبدالغنی صاحب گونی ایم۔ ایل۔ اے ڈپٹی اسپیکر اسمبلی کشمیر

۲۔ جناب نور الدین صاحب سیکرٹری وزارت ترقیات و آبپاشی۔ آپ کی خدمت میں رشی نگر جانے والی نہر کی تکمیل کے سلسلہ میں جماعت رشی نگر کی درخواست پیش کی گئی۔ جس پر ہمدردانہ کارروائی کا آپ نے وعدہ فرمایا۔

۳۔ جناب محمد شفیع صاحب ڈپٹی ڈائریکٹر انڈسٹریز

۴۔ جناب سردار مہندر سنگھ صاحب ڈپٹی ڈائریکٹر ایجوکیشن جموں

۵۔ جناب غلام احمد دیو صاحب ایم۔ ایل۔ اے ڈوڈہ

۶۔ جناب ڈاکٹر گمبھیر سنگھ صاحب مودی ہیلتھ آفیسر جموں۔ آپ نے دوران گفتگو میں ذکر کیا کہ میں نے نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے شائع ہونے والی کتاب "چوہدریوں کے گلگل"(؟) کا مطالعہ کیا ہے۔ اور پوری کتاب پڑھی ہے۔ بہت ہی عمدہ کتاب ہے۔ نیز بتایا کہ مجھ پر جماعت احمدیہ کی پُر امن و اتحاد تعلیم کا بہت اثر ہے۔ چنانچہ اسی سلسلہ میں بتایا کہ فسادات کے دنوں میں ایک احمدی دوست میاں عبدالعزیز صاحب ساکن موضع دھنتیال میرپور نے اُن کے عزیز و اقارب کو پناہ دی۔ ہر رنگ میں اُن کی خدمت و حفاظت کی۔ اور پھر اُن کو اپنی حفاظت میں بارڈر پار کرا دیا۔ جس جماعت میں ایسے نیک اور شریف اور بااخلاق انسان ہوں وہ جماعت واقعی فخر کے قابل ہے۔

۷۔ جناب غلام رسول صاحب ڈپٹی کمشنر جموں۔ آپ کی خدمت میں مکرم حکیم محمد سعید صاحب مبلغ سلسلہ کی درخواست الاٹمنٹ کے بارہ یاد دہانی کروائی گئی۔ آپ نے جلد کارروائی کرنے کا وعدہ فرمایا۔

۸۔ جناب سیف الدین صاحب ڈی۔ آئی۔ جی جموں۔ آپ چند ماہ قبل قادیان بھی تشریف لائے تھے۔ اب سرینگر سے جموں تبادلہ ہوا ہے۔ بڑی محبت و تپاک سے ملے۔ اور پھر قادیان آنے کا وعدہ فرمایا۔

احمدیہ کانفرنس چارکوٹ

جموں اور پونچھ کے علاقہ کے بعض راستے سیلاب کی وجہ سے خراب ہو چکے تھے۔ اس لئے یہ طے کیا گیا کہ اب موسم برسات گذر جانے کے بعد اور راستوں کے درست ہونے پر اس علاقہ کی جماعتوں کا دورہ ممکن ہو سکے گا۔ لہٰذا ادھر دورہ بھی نہ جا سکے جو کہ جموں سے قریباً ۱۵۰ میل کے فاصلہ پر ہے۔

چارکوٹ کے احمدی مبلغ شیخ حمید اللہ صاحب کی طرف سے یہ اطلاع ملی تھی کہ وہاں ۷ر ۸ر اگست کو احمدیہ کانفرنس ہو رہی ہے اور اس طرف جانے کا راستہ بھی اچھا ہے اس لئے اس کانفرنس میں شرکت کے لئے ہم ۶ر اگست کی صبح کو جموں سے روانہ ہوئے اور ۱۲۰ میل کا فاصلہ طے کر کے قریباً ۳ بجے شام چارکوٹ پہنچ گئے۔

۷ر اگست کی صبح کو ارد گرد کی احمدی جماعتوں کے احباب چارکوٹ پہنچ گئے۔ اور نماز جمعہ "مکتب" میں ادا کی گئی۔ مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی فاضل نے خطبہ جمعہ پڑھا۔ جس میں احباب کو ارکان اسلام کی فلاسفی بیان کرتے ہوئے توجہ دلائی۔ کہ وہ اسلام اور احمدیت کے اصولوں پر صدق دل سے عمل پیرا ہو کر ایک اچھا نمونہ قائم کریں۔ تاکہ احمدیت اس علاقہ میں ترقی کرے اس جمعہ میں بعض غیر احمدی احباب نے بھی شرکت کی۔

تربیتی اجلاس

بعد نماز جمعہ خاکسار کی زیر صدارت تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں جناب شیخ حمید اللہ صاحب مبلغ سلسلہ۔ اور مولوی احمد دین صاحب نے تقاریر کیں۔ آخر میں خاکسار نے احباب کو اُن کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ کہ وہ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں۔ اور مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ تاکہ احمدیت کا لٹریچر شائع ہو۔ تبلیغ میں وسعت پیدا ہو۔ نیز اس موقعہ پر سالانہ بجٹ مرتب کیا گیا۔ اور نئے عہدیداران کا انتخاب بھی عمل میں آیا۔ جس کی رپورٹ نظارت علیا میں بھجوا دی گئی ہے۔

تبلیغی اجلاس

مورخہ ۸ر اگست کو تبلیغی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں احمدی احباب کے علاوہ قریباً یکصد غیر احمدی دوست بھی شریک ہوئے اس کانفرنس میں شرکت کے لئے بعض معززین علاقہ کو بھی تحریری طور پر دعوت دی گئی تھی۔ چنانچہ بعض غیر احمدی نمبردار اور اساتذہ بھی شریک جلسہ ہوئے

اس اجلاس کی کارروائی خاکسار کی زیر صدارت ۹ بجے بعد دوپہر شروع ہوئی تلاوت و نظم کے بعد مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوت و تبلیغ قادیان کا پیغام مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی فاضل نے پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد مولوی سید منظور احمد صاحب معلم مکتب نے وفات مسیح ناصری علیہ السلام پر ۳۰ منٹ اور مکرم مولوی احمد دین صاحب نے صداقت مسیح موعودؑ پر ۵۰ منٹ تقریر کی۔ اس کے بعد احباب کی خواہش پر مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی فاضل نے تقریر شروع کی۔ جو قریباً ۲ ½ گھنٹے تک جاری رہی۔ مکرم مولوی امینی صاحب نے اپنی اس تقریر میں سیرۃ نبوی صلعم کے چیدہ چیدہ واقعات سنائے کلمہ طیبہ کی حقیقت بیان کی۔ اختلافی مسائل پر تبصرہ کیا اور صداقت مسیح موعودؑ کو مؤثر پیرایہ میں پیش کیا۔ غیر احمدی دوستوں نے اس تقریر کو نہایت توجہ سے سُنا اور کافی متاثر ہوئے اللہ تعالیٰ اس کے نیک اثرات ظاہر فرمائے۔ آمین۔

اس کانفرنس کے انتظامات کے سلسلہ میں مکرم شیخ حمید اللہ صاحب مبلغ سلسلہ، جناب عبدالحق صاحب خادم سیکرٹری مال چارکوٹ۔ جناب محمد شفیع صاحب قائد خدام الاحمدیہ کی مساعی قابل قدر ہیں۔ جزاہم اللہ۔ اس کانفرنس میں شرکت کے لئے غیر احمدی دوستوں کو دعوت دینے کے لئے ایک احمدی بزرگ میاں الف دین صاحب گئے۔ تو ایک گاؤں کے نمبردار نے اُن کو سوٹیوں سے مارا۔ اور پھر کلہاڑی سے حملہ کرنے آیا۔ مگر وہ دوست بچ کر آگئے۔ جب اس واقعہ کی اطلاع دوسرے غیر احمدی دوستوں کو ہوئی تو انہوں نے اُس نمبردار سے نفرت کا اظہار کیا۔ اللہ تعالیٰ میاں الف دین صاحب کو اجر عطا فرمائے کہ انہوں نے یہ تکلیف بھی اللہ تعالیٰ کے راستہ میں اٹھائی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اُس نمبردار کو بھی ہدایت دے کہ وہ حق و صداقت کو قبول کرنے کی سعادت پائے۔ آمین۔

واپسی قادیان

مورخہ ۹ر اگست کی صبح کو اراکین وفد چارکوٹ سے جموں کے لئے روانہ ہوئے۔ اور شام کو چھ بجے بخیریت پہنچ گئے۔ رات جموں میں گذاری اور ۱۰ر اگست کی صبح کو قادیان کے لئے روانہ ہوئے اور قریباً ۴ بجے شام بخیرو عافیت واپس قادیان پہنچ گئے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

قیام جموں کے دوران میں مکرم بابو محمد یوسف صاحب پراونشل امیر صوبہ جموں نے اراکین وفد کے آرام و سہولت کا خیال رکھا۔ افسران اور معززین شہر سے ملاقات و تبلیغ کا موقعہ پیدا کیا۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔ اللہ تعالیٰ اُن کی تبلیغی مساعی میں برکت دے۔ اور دینی و دنیوی ترقیات عطا فرمائے۔ آمین۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ تربیتی دورہ جماعتی اعتبار سے کامیاب رہا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعتوں میں پیدا شدہ بیداری کو قائم رکھے۔ اور احباب اپنی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے دین اور سلسلہ کے لئے بیش از بیش قربانیاں کریں۔ اللہ تعالیٰ احباب کی پریشانیوں کو دور فرمائے۔ اُن کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور ہر قدم پر اُن کا معین و مددگار ہو۔ آمین ثم آمین۔

درخواست دعائے مغفرت

یہاں ایک احمدی دوست بنام زبیر علی صاحب جو قریباً چھ ماہ بیمار رہ کر مورخہ ۱۵ کی شب کو انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ان کے پسماندگان میں کوئی نہیں۔ یہ شاعر تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارہ میں معتبر اشعار چھوڑ گئے ہیں۔ احباب ان کی مغفرت کے لئے دعا فرمادیں۔ خاکسار حمید المطلب مبلغ نصرت ... بنگال

خطبہ جمعہ

اپنے اعمال کا محاسبہ کرو اور غور کرتے رہو کہ تم جو دُعائیں کرتے ہو کیا وہ قبول بھی ہوتی ہیں

کامیاب ہونے کے لئے ضروری ہے کہ دُعا کے ساتھ کوشش و تدبیر بھی کی جائے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ۔ فرمودہ ۴ر مارچ ۱۹۲۷ء

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

سورہ فاتحہ

جو سارے قرآن کا خلاصہ ہے۔ اور جس میں ساری خوبیاں جمع ہیں۔ اپنے اندر بہت سے فائدے رکھتی ہے۔ اس میں بعض باریکیاں ہیں اور ہر ایک کی سمجھ ایسی نہیں ہوتی۔ کہ ان باریکیوں کو سمجھ سکے۔ اس لئے ایک نکتہ بیان کرتا ہوں۔ جس سے معلوم ہوگا کہ سورۂ فاتحہ ایک ایسی سورت ہے۔ کہ علاوہ اس اہمیت کے کہ یہ جامع ہے۔ اور اس کے اندر انسان کو دعائیں سکھائی گئی ہیں۔ یہ اہمیت بھی رکھتی ہے کہ قرآن کی دوسری سورتوں کے بالمقابل یہ ہر نماز کی ہر رکعت میں پڑھی جاتی ہے۔

اگر غور کیا جائے

تو کم از کم ایک انسان چالیس دفعہ ضرور اسے ہر روز پڑھتا ہے۔ پھر نماز کے علاوہ بھی اسے پڑھتے ہیں۔ اور میں خیال کرتا ہوں کہ ایک سو بار سے زیادہ دفعہ یہ دعا روزانہ پڑھی جاتی ہے اس میں دعا سکھائی گئی ہے۔ جس کے متعلق ہمیں سوچنا چاہیئے کہ جو دعا اس کثرت سے پڑھی جاتی ہے اس کا کوئی اثر بھی ہے یا نہیں اور اس کے مطابق ہماری حالت ہے یا نہیں اس میں اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین کی دعا سکھائی گئی ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اے خدا ہمیں سیدھا راستہ دکھا وہ سیدھا راستہ کہ دکھایا تو نے ان لوگوں کو جن پر تیری نعمتیں نازل ہوئیں۔ وہ سیدھا راستہ جو بنایا تو نے ان لوگوں کو جو منعم علیہ تھے اور وارث تھے تیرے فضلوں کے۔ پھر یہی نہیں کہ سیدھا راستہ دکھا اور بتا۔ بلکہ یہ بھی کہ ہمیں اس سیدھے راستہ پر چلا بھی۔ تاہم اس پر چل کر تیری نعمتوں کو پا سکیں۔

یہ دعا ہے جو اس سورۃ میں سکھائی گئی ہے اس پر غور کرنا چاہیئے کہ کیا ہماری حالتیں اس کے مطابق ہیں۔ دن رات یہ دعا پڑھی جاتی ہے اور نہیں تو کم از کم پانچ دفعہ فرض پڑھی جاتی ہے۔ پس آپ اپنے نفسوں پر غور کریں اور دیکھیں کہ اھدنا الصراط المستقیم کی دعا جو ہم روز کرتے ہیں کیا وہ قبول ہو رہی ہے یا نہیں۔ کیا جو شے ہم اس میں طلب کرتے ہیں۔ وہ ہمیں مل رہی ہے۔ کیا ہماری اس دعا کے مفہوم کے مطابق ہو گئی ہے۔

اھدنا الصراط المستقیم

میں ہم طلب کرتے ہیں کہ اے خدا سیدھا راستہ دکھا۔ وہ راستہ جو دکھایا تو نے اپنے نیک اور مومن بندوں کو جو تیرا انعام پانے والے ہوئے۔ ہر مسلمان یہ دعا کئی بار دن میں پڑھتا ہے اور جو اسے پڑھتا ہے۔ وہ اس پر ایمان بھی رکھتا ہوگا۔ وہ آخر خدا پر ایمان رکھتا ہوگا توحید پر ایمان رکھتا ہوگا۔ ملائکہ پر ایمان رکھتا ہوگا اور حشر و نشر اور قضا و قدر کو مانتا ہوگا پس جب وہ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم کہتا ہے تو کیا اس کے یہ معنے ہوتے ہیں کہ اے خدا میرا یہ ایمان ہو جائے۔ کہ تو خدا ہے اور تیری توحید ہے۔ ملائکہ تیری مخلوق ہیں قرآن تیرا کلام ہے۔ حشر و نشر اور قضا و قدر تیرے علم اور اختیار سے ہے۔ یہ تو وہ پہلے ہی مانتا ہے اور ان سب پر اس کا کیا مطلب ہوا کہ وہ اھدنا الصراط المستقیم کہتا ہے اس کا یہ مطلب ہوتا ہے۔ کہ اے خدا جس مقام پر میں ہوں۔ تو مجھے اس سے آگے لے جا۔ کیونکہ اگر صرف یہ ہو۔ کہ مجھے یہ باتیں حاصل ہوں۔ تو یہ تو اسے پہلے حاصل ہیں۔ اور کون ہے کہ پہلی حاصل شدہ چیزوں کو مانگے۔ پس اس کا یہی مطلب ہے کہ دعا مانگنے والا یہی مانگ رہا ہے کہ جس مقام پر میں ہوں۔ اس سے آگے ترقی دے۔ جو عقائد ہیں انہیں زیادہ مضبوط کر دے۔ ایمان اور یقین کو زیادہ کر دے۔ قرآن پر جو ایمان ہے رسول پر جو ایمان ہے ملائکہ پر جو ایمان ہے اس میں ترقی ہو۔ جو علم حاصل ہے وہ اس سے زیادہ ہو جائے قرآن اور حدیث کے مطالب پہلے سے زیادہ مجھ پر کھل جائیں۔ غرض جس نعمت پر یہ دعا مانگی جاتی ہے۔ تو اس کے یہی معنی ہوتے ہیں کہ دعا مانگنے والا موجودہ حالت سے ترقی چاہتا ہے۔ اور یہ خواہش کرتا ہے کہ جو کچھ مل چکا ہے وہ اور بھی زیادہ ہو۔ مثلاً کوئی شخص اعمال کے متعلق دعا کرے۔ جیسے نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ اور عام اخلاق ہیں۔ تو اس کے یہ معنی نہیں ہوتے کہ وہ اھدنا الصراط المستقیم کی یہ دعا کر رہا ہے کہ مجھے نماز مل جائے۔ روزہ مل جائے یا عام اخلاق مجھے مل جائیں کیونکہ جو شخص اھدنا الصراط المستقیم کے الفاظ میں دعا کر رہا ہے وہ مسلمان ہے اور مسلمان کو یہ سب چیزیں پہلے ہی مل چکی ہیں تو اس کا یہی مطلب ہے کہ یہ پہلے سے اچھے طریق پر ادا ہوں۔ اور اچھی طرح مجھے حاصل ہوں۔ اگر یہ مفہوم نہیں تو پھر یہ فضول اور لغو بات ہے۔ کیونکہ وہ

ایک ایسی چیز مانگتا ہے

جو اسے پہلے مل چکی ہے۔

پس پانچ وقت جو یہ دعا مانگی جاتی ہے اس کے متعلق دیکھنا بھی چاہیئے کہ قبول ہو رہی ہے یا نہیں۔ اور کیا اس سے کوئی تبدیلی پیدا ہو رہی ہے یا نہیں نماز میں جب یہ دعا کی گئی ہے تو کیا یہ فرض نہیں کہ دوسری نماز میں دیکھا جائے کہ اس کا کیا نتیجہ نکلا اور کہاں تک ترقی ہوئی۔ مثلاً اگر صبح کی نماز میں ایک شخص اھدنا الصراط المستقیم کہتا ہے اور مفہوم میں یہ بات داخل رکھتا ہے کہ جو کچھ مجھے مل چکا ہے اس میں ترقی ہو تو کیا یہ فرض نہیں کہ وہ بعد کی نماز میں غور کرے کہ کہاں تک ترقی ہوئی۔ وہ اپنے اعمال میں دیکھے۔ اپنے معاملات میں دیکھے۔ اپنے حالات میں دیکھے کہ کس قدر بہتری پہلے کی نسبت ان میں پیدا ہوئی۔ اور یہ کہ کیا ان میں

کوئی تبدیلی ہوئی یا نہیں

ان میں کچھ فرق ہوا یا نہیں تو اس کے یہ معنی ہیں کہ وہ صرف مقررہ الفاظ دہرا رہا ہے۔ وہ ٹونا کر رہا ہے یا جادو کر رہا ہے۔ وہ بالکل ویسے ہی طور پر کام کر رہا ہے۔ جیسے بعض بوڑھی عورتیں چند دھاگوں پر عمل کرتی ہیں۔

پس جب تک اس دعا کا مفہوم یہ نہ ہو کہ جو کچھ مل چکا ہے اس میں ترقی ہو تو اس دعا کا پڑھنا ایک فضول اور لغو بات ہوگی۔ اس لئے ہر ایک شخص کا یہ فرض ہونا چاہیئے کہ وہ ہر نماز میں سوچے کہ میری پہلی دعا کا کیا نتیجہ نکلا پھر اس کے ساتھ اسے یقین ہونا چاہیئے کہ میری دعا قبول ہو گئی۔ کیونکہ اگر یہ یقین نہ کیا جائے اور مانا جائے کہ جو کچھ ہونا ہوتا ہے وہ تو خدا کی طرف سے مقرر ہوتا ہے۔ انسان کے کہنے سے اس میں تغیر نہیں ہوا کرتا۔ اگر اس کے یہ معنے ہوں گے کہ ہزار ہا دعائیں جو پاک لوگوں نے کیں وہ پھینک دی گئیں ہزار ہا دعائیں جو راستباز انسانوں نے کیں اجابت کے مقام پر نہ پہنچیں۔ اس میں شبہ نہیں کہ جو کچھ کرتا ہے خدا تعالیٰ ہی کرتا ہے۔ لیکن اس میں بھی کچھ شبہ نہیں کہ انسان جو کہے اُسے بھی سنتا ہے اور اس کے مطابق اسے اجر دیتا ہے یہ الگ بات ہے کہ کسی دعا میں کوئی نقص ہو اور وہ پھینکی گئی ہو۔ اور

اجابت کے مقام پر

نہ پہنچی ہو۔ لیکن یہ بات بالکل درست ہے کہ خدا تعالیٰ انسان کی دعائیں سنتا ہے۔ اور پھر جو دعا وہ خود سکھاتا ہے وہ تو ضرور اس قابل ہوتی ہے کہ سُنی جائے۔ لیکن ضرورت اس بات کی ہوتی ہے کہ انسان اس کے مانگنے میں اپنی نادانی اور غلطی سے کوئی نقص نہ پیدا کرے۔ لیکن باوجود اس بات کے یہ دعا خود خدا تعالیٰ نے سکھائی۔ اگر یہ دعا اپنا اثر ظاہر نہ کرے اور مانگنے والے کے اندر پہلے کی نسبت کوئی فرق پیدا نہ ہو اور اسے ان چیزوں میں جو اُسے مل چکی ہیں ترقی محسوس نہ ہو تو اُسے فکر کرنی چاہیئے کہ جس بات نے اس کو یہاں فائدہ نہ دیا۔ جس سے اس کو اس جگہ کوئی ترقی نہ ہوئی۔ اس سے اس کو کیا امید ہو سکتی ہے کہ مرنے کے بعد قیامت کے دن کچھ ترقی ہوگی کیونکہ مرنے کے بعد کی ترقی اس کے انہی اعمال اور عقائد اور ایمان پر ہے جو اس جہان میں ہونگے۔ اور اگر ان میں اس جگہ کوئی ترقی نہیں تو قیامت کے دن اسے کہاں ترقی مل سکتی ہے۔ پس ایسے شخص کو یہیں سے اپنی آئندہ کی حالت پر قیاس کرنا چاہیئے اور

اس بات پر غور کرنا چاہیئے

کہ جو منزل طے نہیں کر چکا وہ دوسری منزل کیسے طے کر سکتا ہے۔

ایک مومن اور سچا مومن ایک دن کی دعا کا اثر دوسرے دن دیکھنے کی کوشش نہیں کرتا۔ بلکہ اسی دن کی دوسری نماز میں دیکھتا ہے پھر ایک نماز کی دعا کا اثر دوسری نماز میں دیکھنے کی کوشش کرتا بلکہ ایک رکعت کی دعا کا اثر دوسری رکعت میں دیکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور دیکھتا ہے کہ کیا وہ قبول ہوئی ہے یا نہیں۔ اور اس نے کیا اثر پیدا کیا۔ پہلی حالت اور اس حالت میں کس قدر فرق پیدا ہوا۔ کہاں تک ترقی ہوئی۔ لوگ گورنمنٹ کے حکام کے پاس عرضیاں لے کر جاتے ہیں۔ اور وہاں گھنٹوں بلکہ پہروں انتظار کرتے ہیں۔ لیکن خدا کے گھر کوئی انتظار کرنا نہیں پڑتا ہاں جن امور کے اس نے اوقات مقرر کر رکھے ہیں۔ ان میں انتظار کرنا پڑتا ہے اور وہ اپنی مدت معینہ پر ہوتے ہیں۔ مثلاً کوئی شخص بچہ کے لئے دعا مانگتا ہے۔ اب اگر اس کی دعا قبول ہو جائے تو یہ نہیں ہوگا کہ اسی وقت بچہ پیدا بھی ہو جائے۔ اس کے لئے اگر زیادہ نہیں تو کم از کم سوا نو مہینہ کا عرصہ لگے گا۔ کیونکہ بچہ کی پیدائش کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ اتنا عرصہ لے کر دنیا میں آئے۔ پس صرف ان امور میں جن میں خدا نے وقت مقرر

کر رکھی ہے۔ مقررہ وقت تک انتظار کرنا پڑتا ہے۔ اور باقی سب میں کوئی انتظار نہیں۔ اور اکثر دعا کے ساتھ ہی مل جاتے ہیں چنانچہ علم اور عقائد وغیرہ میں جو الہام ملتے ہیں۔ اور اسی وقت نازل ہو رہے جاتے ہیں جبکہ ان کے لئے دعا کی جاتی ہے متواتر تجربہ کیا گیا کہ ابھی وہ رکعت ختم نہیں ہوتی جس میں ایسی دعا کی جاتی ہے کہ بہت سے حقائق و معارف کا انکشاف ہو جاتا ہے۔ اور کئی دفعہ تو ایسا بھی ہوا ہے کہ اگر دعا ٹھیک طور پر کی جائے تو پیشتر اس کے کہ سجدہ سے سر اٹھایا جائے ضرورت کی ضرورت کے مطالب ظاہر ہو گئے ہیں۔ اگر کسی انسان کی دعا مقبول نہ ہو اور جلدی اثر نہ کرے

تو کم از کم یہ تو چاہیئے

کہ دوسری نماز تک ہی فرق پڑ جائے۔ اگر یہ بھی نہیں تو کم از کم دوسرے دن تک ہی فرق پیدا ہو جائے۔ اگر یہ بھی مان لیا جائے کہ اس سے بھی زیادہ اس کی دعا کمزور ہے تو کم از کم ایک ہفتہ کی دعاؤں کے نتیجہ میں کوئی تبدیلی پیدا ہونی چاہیئے۔ یہ بھی اگر نہیں تو کم از کم ایک ماہ کے بعد ہی کوئی اثر پیدا ہونا چاہیئے۔ اور اگر اس عرصہ میں بھی کوئی اثر پیدا نہیں ہوا اور دعا کرنے والے کی حالت میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی تو کم از کم وہ سال جس کے ساتھ اس کی زندگی گنی جاتی ہے اس میں تو کئی ہونے چاہئیں ہوں میں تبدیلی ہو اور ہر سال اپنے پہلے سال سے بڑھ کر ترقی پر ہو۔ لیکن اگر اس حد تک پہنچ کر بھی کوئی تبدیلی پیدا نہیں ہوتی اور باوجود سال بھر دعا کرنے کے کوئی فرق پیدا نہیں ہوتا۔ اس کے علم میں کوئی ترقی نہیں ہوتی۔ اس کے عمل میں کوئی مضبوطی پیدا نہیں ہوئی۔ اس کے اخلاق میں کوئی زیادتی نہیں ہوتی۔ تو سمجھ لینا چاہیئے کہ اس کی دعا میں نقص تھا اور اسی وقت پھر حالت بدلنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ یا تو دعا کرنے والے کے اخلاص میں فرق ہوتا ہے کہ وہ اخلاص سے اھدنا الصراط المستقیم نہیں کہتا بلکہ رسمی طور پر کہتا ہے اس لئے اس کا اثر نہیں ہوتا یا اس کے ساتھ تجھ اور نقص پیدا کر لیتا ہے جس سے کوئی اثر اور تبدیلی پیدا نہیں ہوتی ورنہ دعا ایسی چیز نہیں کہ اسے بے اثر کہا جائے پس ایسا آدمی اگر اھدنا الصراط المستقیم کے معنے یہ خیال نہیں کرتا کہ موجودہ مقام سے ترقی ملے اور اگر صراط الذین انعمت علیہم میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حضرت موسےؑ اور حضرت عیسےؑ وغیرہ تمام انبیاء کے نبی مدنظر نہیں ہوتے بلکہ صرف بے جا ہی سامنے ہوتا ہے۔ تو ایسا شخص منزل مقصود پر نہیں پہنچ سکتا۔ اور اس کے اندر کوئی تبدیلی پیدا نہیں ہوتی اور اسے کوئی ترقی نہیں ملتی۔ کیونکہ وہ دعا نہیں کرتا بلکہ ایک جملہ رٹتا ہے۔

بعض دفعہ دعا مانگنے والا اس کے تبدیلی وسائل (ابواب) کی طرف توجہ نہیں کرتا تو اس وجہ سے دعا قبول نہیں ہوتی اور کبھی دعا کے ساتھ بھی تڑپ نہیں ہوتی اور نہ ہی دعا کرنے والا اصلی کوشش کرتا ہے۔ اس لئے دعا قبولیت کے مقام تک نہیں پہنچتی۔ پھر دعا کے واسطے توجہ اور یقین کی ضرورت ہے۔ ایک شخص کو دعا کرتے وقت اس بات کا یقین ہونا چاہیئے کہ جو کچھ میں مانگ رہا ہوں وہ دیا جائے گا۔ گویہ ضروری ہے کہ دعا کے ساتھ توجہ ہو گویہ ضروری ہے کہ دعا کے ساتھ یقین ہو گویہ ضروری ہے کہ دعا کے ساتھ سچی تڑپ اور اصلی کوشش ہو یعنی اس کے ساتھ

تدبیر کا ہونا بھی بہت ضروری ہے

جو انسان دعا بھی کرتا ہے اور تدبیر بھی کرتا ہے وہ کامیابی کا منہ بہت جلد دیکھ لیتا ہے۔ ایک دفعہ ایک بزرگ کے پاس ایک سپاہی آیا کہ حضور دعا کریں کہ میرے گھر اولاد ہو۔ جواب میں انہوں نے کہا بہت اچھا ہم دعا کریں گے۔ وہ شخص اٹھا اور گھر جانے کی بجائے کہیں اور جانے لگا۔ بزرگ نے کہا تمہارا گھر کدھر ہے۔ اس نے کہا میں نوکری میں ملازم ہوں اس لئے ادھر جا رہا ہوں۔ اس نے کہا پھر میری دعا کیا فائدہ کرے گی تم بچے کی درخواست کرتے ہو اور خود گھر سے باہر جا رہے ہو۔ بچے کے لئے دعا کرانی ہے تو بیوی کے پاس رہو۔ غرض دعا کے ساتھ تدبیر کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ طاقت اور امکان کے مطابق کوشش بھی کرنی چاہیئے بلکہ جو شخص دعا کے ساتھ کوشش نہیں کرتا وہ چاہتا ہے کہ یونہی مجھے سب کچھ مل جائے۔ غرض دعا کے ساتھ تدبیر اور کوشش ہوا کرتی ہے۔ صرف کوشش سے بسا اوقات لوگ ناکام رہ جاتے ہیں۔ لیکن اگر دعا اور کوشش دونوں ہوں تو کامیابی ہوتی ہے۔ جب انسان ایک قدم اٹھاتا ہے تو خدا تعالیٰ کی طرف سے دو قدم اٹھتے ہیں۔ پس میں نصیحت کرتا ہوں کہ اپنے عقائد اور اعمال کی اصلاح کی جائے اور دعا کے ساتھ کوشش اور تدبیر کو اختیار کیا جائے۔

قرآن شریف کی طرف توجہ

نہ کرنے سے ہی یہ ساری خرابی پیدا ہوئی کہ لوگ لفظوں پر گر گئے اور مطلب کی طرف سے غفلت اختیار کر لی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس پر اعتراض ہونے شروع ہو گئے۔ اب دیکھو وہی قرآن جو پہلے تھا اب بھی ہے۔ مگر پہلے اس پر ساری دنیا اعتراض کرتی تھی اس لئے کہ خود مسلمان اس پر توجہ نہیں کرتے تھے اور اس کے مطالب سمجھنے کے لئے دعا نہیں کرتے تھے۔ لیکن اسی قرآن کو لے کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اٹھے تو لوگوں کی گردنیں جھکا دیں۔ کیونکہ وہ اھدنا الصراط المستقیم کہنے کے موقعہ پر اپنی دعا میں یقیناً یہ مفہوم رکھتے تھے کہ اعلیٰ قرآن کے علوم کو مجھ پر کھولا جائے۔ چنانچہ ان پر کھولے گئے۔ غور کرو یہی قرآن ہے جس کے متعلق کہا جاتا تھا کہ اس میں کوئی دلیل نہیں۔ یہ جو بات کہتا ہے۔ بلا دلیل اور بلا ثبوت کہتا ہے اس کی عبارت بھی بے ترتیب ہے۔ لوگوں کے نزدیک یہ بالکل ظنی تھا۔ غیر یقینی تھا۔ حقائق سے خالی تھا۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسی کو لے کر اٹھے۔ اور جہان پر ثابت کر دیا کہ اس کی ہر بات بادلیل ہے۔ اور اس کا ہر دعوے باثبوت ہے یہ بالکل یقینی ہے۔ اور ایسا صحیفہ ہے جس کی مثل کوئی کتاب نہیں۔ پھر کسی وقت تو یہ حالت تھی کہ اس کے ماننے والے بھی یہاں تک کہتے تھے کہ گیارہ سے کر پانچ سو تک اس کی آیتیں منسوخ ہیں۔ مگر حضرت مرزا صاحب اٹھے اور کہا۔ اس میں ایک لفظ بھی منسوخ نہیں اور بتایا کہ یہ بالکل وہی قرآن ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا اور جو آپ کے صحابہؓ کے ہاتھ میں تھا۔ آخری زمانہ میں

شاہ ولی اللہ شاہ صاحبؒ

بڑے بزرگ گذرے ہیں مگر وہ بھی کہتے تھے قرآن کریم کی پانچ آیتیں منسوخ ہیں۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کے وہ معارف کھول کر بتائے کہ لوگ حیران رہ گئے اور فرمایا کہ پانچ آیتیں چھوڑ پانچ شوشے بھی قرآن کریم کے منسوخ نہیں کجا حضرت ولی اللہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ کہ پانچ آیتیں منسوخ سمجھتے تھے اور کجا ایک احمدی کہ وہ اب ایک آیت کو بھی منسوخ نہیں سمجھتا۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بھی ثابت کر دکھایا ہے کہ اس کی ترتیب عبارت بھی بہت اعلیٰ ہے۔ اور اس لحاظ سے بھی یہ ایک بے مثل کتاب ہے۔ چنانچہ ہم میں سے علوم کا مطالعہ کرنے والے آج کہتے ہیں کہ اس کی عبارت بے جوڑ نہیں۔ بلکہ

نہایت اعلیٰ اور مکمل ترتیب

کے ساتھ ہے اور اس میں اتنا رشتہ ہے کہ دنیا کی کسی کتاب میں اتنا رشتہ نہیں پایا جاتا۔ لوگ سمجھا کرتے تھے کہ یہ تعزیرات ہند کی طرح ایک کتاب ہے اور بس لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بتایا کہ یہ بالکل فطرت انسانی کے مطابق کتاب ہے۔ ہر ایک حکم جو اس میں ہے اور ہر ایک عقیدہ جو اس کے ذریعہ پیدا کیا گیا ہے۔ اس کے لئے دلائل عقلی اور نقلی دونوں اس میں موجود ہیں۔ اور بتایا کہ اگر کوئی کتاب ایسی ہے کہ دنیا اس پر عمل کر سکتی ہے اور وہ دنیا کے لئے مفید ہو سکتی ہے۔ تو وہ قرآن کریم ہے۔ پھر ہزاروں روپیہ انعام مقرر کیا کہ کوئی ایسی کتاب پیش کرو بلکہ چند ان مضامین کے مقابلہ کے لئے بھی لوگوں کو بلایا۔ جو آپ نے قرآن کریم کے حقائق کے متعلق لکھے۔ اور جن کے متعلق آپ نے بڑے زور کے ساتھ دعوے کیا کہ اگر زیادہ نہیں تو ان کے برابر ہی معارف دکھاوے اور انعام لے لو۔ مگر لوگ نہ کر سکے۔ پس یہ فرق ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور دوسرے لوگوں کے درمیان ہے۔ لیکن یہ فرق کیوں ہے؟ اسی لئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جب اھدنا الصراط المستقیم کہتے تو وہ یقیناً یہ دعا مانگ رہے ہوتے تھے کہ مجھ پر قرآنی علوم پہلے سے زیادہ کھولے جائیں۔ اگر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حقائق کھولے گئے۔ اور علوم عطا کئے گئے۔ اگر موسیٰ علیہ السلام پر حقائق کھولے گئے اور علوم عطا کئے گئے۔ اگر عیسےٰؑ۔ ابراہیم اور نوح علیہم السلام پر حقائق کا انکشاف کیا گیا۔ اور ان کو علوم عطا کئے گئے۔ تو ہم پر بھی ان حقائق کو واضح فرما دیا جائے۔ اور ہم پر بھی ان علوم کو کھولا جائے۔

حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضؓ

کا بھی یہی طریق تھا۔ آپ فرمایا کرتے۔ کوئی اعتراض قرآن پر کرے۔ میں جواب دینے کے لئے تو تیار ہوں۔ اگر مجھے جواب معلوم نہ بھی ہوگا تو بھی خدا تعالیٰ کا مجھ سے وعدہ ہے کہ میں سمجھا دوں گا۔ اس کی وجہ یہی تھی کہ آپ بھی جب اھدنا الصراط المستقیم کہتے تھے تو اس مفہوم کو مدنظر رکھ کر کہتے تھے کہ قرآن کے علوم مجھ پر کھولے جائیں۔ اور انہیں یہ یقین تھا کہ خدا تعالیٰ ضرور اس دعا کو سنتا ہے اور قرآنی علوم ان پر منکشف کرتا ہے۔ میں نے اپنی ذات میں بھی دیکھا ہے۔ میں جب حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ سے قرآن شریف اور بخاری پڑھا کرتا تھا۔ تو آپ نے آدھ آدھ سیپارہ پڑھا کر دو ماہ میں سب ختم کرا دیا۔ میں جب کچھ پوچھنا چاہتا تو فرماتے میاں گھر جا کر سوچ لینا۔ دوسرے پڑھنے والوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے اگر میں کوئی سوال کرتا تو فرماتے میاں اٹھو ادھر آکر بیٹھو۔ غرض اس طرح پڑھانے کے بعد فرمایا۔ جو علم نور دین کو آتا تھا۔ وہ پڑھا دیا۔ اس کے اندر ایک نکتہ تھا اور وہ یہ ایک مسلمان کے لئے صرف اتنا ضروری ہے کہ وہ ترجمہ پڑھ لے اور اس کو اچھی طرح سمجھ لے۔ باقی جو علوم ہیں وہ خدا تعالیٰ کے سکھانے سے آتے ہیں۔ ان کے متعلق اسے اپنے طور پر کوشش کرنی چاہیئے اور خدا تعالیٰ سے حاصل کرنے چاہئیں۔ میں اگر حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی بتائی ہوئی باتیں لکھ رکھتا۔ تو آج ان اعتراضوں کے جواب کہاں سے لاتا۔ جو اسلام پر ہو رہے ہیں۔ کیا انہوں نے ہمیشہ زندہ رہنا تھا؟ نہیں اسلئے انہوں نے وہ گر مجھے بتا دیا۔ جو ان کے بعد بھی میرے کام آنے والا تھا۔ اور اب میں وہ گر تمہیں بتاتا ہوں کہ اھدنا الصراط المستقیم کی دعا کے وقت اس قسم کے مطالب مدنظر رکھنے بہت زیادہ مفید ہیں۔ اسلئے کہ خدا تعالیٰ ہر ایک بات خود بتاتا اور سمجھاتا ہے۔ اور تمام علوم کا انکشاف کر دیتا ہے۔ دراصل

علوم خدا ہی کی طرف سے دیئے جاتے ہیں

جو الہاماً نازل ہوتے ہیں۔ اگرچہ استاد بھی پڑھاتے ہیں۔ مگر وہ خود بھی اسباب کے محتاج ہیں۔ کہ انہیں کسی اور جگہ سے بتایا جائے۔ اور پھر ان کے پڑھائے ہوئے علوم ان کے برابر کب ہو سکتے ہیں۔ جو الہام کے ذریعہ پڑھائے

جانتے ہیں۔ ایک استاد تھا اس نے چند خطوط جمع کر کے طاقچے پر رکھ چھوڑے تھے۔ اور اپنے شاگردوں کو طاقچوں پر پڑے ہوئے خطوط رٹا دیتا تھا۔ ایک دفعہ ایک لڑکے کے باپ کے پاس کہیں سے خط آیا۔ اس نے بیٹے کو پڑھنے کے واسطے دیا۔ بیٹے نے انہیں خطوں کا مضمون پڑھنا شروع کر دیا۔ جو استاد نے رٹائے ہوئے تھے۔ باپ نے کہا کیا کر رہے ہو۔ بیٹے نے جواب دیا خط پڑھ رہا ہوں باپ نے حیران ہو کر کہا۔ اس میں یہ تو نہیں لکھا اور اسے استاد کے پاس لے آیا۔ وہاں آکر اس نے وہ خط جو استاد نے اسے دیا ہوا تھا پڑھا دیا اور کہا یہی خط پڑھنا آتا ہے جو استاد جی کے طاقچے پر ہے تو استادوں کا پڑھایا ہوا طاقچے پر رکھے ہوئے خطوں کی مانند ہوتا ہے۔ اصل علم خدا ہی سے انسان حاصل کرتا ہے۔ لیکن اس کے لئے

کوشش کی ضرورت ہوتی ہے

اور کوشش یہی ہے کہ خدا ہی سے کہے کہ مجھے علم سکھائیے۔ اور اس میں زیادتی کیجئے۔ جس شخص کے کاموں کی بنیاد محض عقل و فہم پر ہوتی ہے اُسے کیا خبر کہ دشمن نے کہاں سے آنا ہے اور کیا اعتراض کرنا ہے۔ اس لئے وہ اکثر تکلیف میں پڑتا ہے۔ اور کئی اعتراضوں کا جواب نہیں دے سکتا۔ اور نہ ہی اپنی حفاظت کے لئے کوئی مفید بات پیدا کر سکتا ہے۔ لیکن جن کی بنیاد ایاک نعبد وایاک نستعین۔ اھدنا الصراط المستقیم۔ صراط الذین انعمت علیھم پر ہوتی ہے۔ وہ ہر موقعہ پر ہوتی ہے۔ وہ ہر موقعہ پر خدا تعالیٰ سے مدد پاتا ہے۔ اور ان علوم کی وجہ سے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے عطا کئے جاتے ہیں ہر موقعہ پر اُسے غلبہ دیا جاتا ہے۔ اور ایاک نعبد وایاک نستعین۔ اھدنا الصراط المستقیم پر اپنی بنیاد رکھنے والے ہیں، خدا بول رہا ہوتا ہے۔ وہ اس کی زبان ہوتا ہے۔ اس کا دماغ ہوتا ہے۔ وہ ہر موقعہ پر اس کی مدد کرتا ہے اور جیسی ضرورت ہو ویسا ہی علم سکھا دیتا ہے (الفضل یکم اپریل ۱۹۲۷ء)

درخواستہائے دعا

۱۔ کچھ دنوں سے میں چند ذہنی پریشانیوں میں مبتلا ہوں احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہر قسم کی پریشانیوں سے نجات بخشے۔ آمین

محمد کریم اللہ نوجوان از مدراس

۲۔ قارئین اخبار بدر سے دلی التجا ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میرے لڑکے محمد اسحٰق بی۔ اے مبلغ نائیجیریا کو کامیاب کرے اور ہماری ساری دلی مرادیں پوری کرے۔ اور دعاؤں کو قبول فرمائے اور ہم سب کا انجام بخیر ہو۔

خاکسار محمد ابراہیم خلیل انسپکٹر وقف جدید از پاکستان۔

۳۔ خاکسار ان دنوں کچھ تکالیف کی وجہ سے پریشان ہے۔ بیوی اور لڑکا بیمار رہیں۔ اور سول ہسپتال داخل ہیں۔ اس سے طبیعت پریشان ہے۔ نیز کچھ کاروبار کے متعلق تشویش ہے۔ صحابہ حضرت مسیح الموعودؑ درویشان قادیان اور احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ

خاکسار شیخ محمد شریف معرفت مسلم جنرل سٹور صدر بازار اوکاڑہ

۴۔ جملہ بزرگان و احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ میری جملہ مشکلات دور فرمائے اور اپنے فضل سے زیادہ سے زیادہ خدمات دینیہ کی توفیق دے۔ آمین

خاکسار خواجہ محمد صدیق نانی ناظر ڈی سی آفس پونچھ۔

ولادت

برادرم مولوی محمد عمر علی صاحب کے ہاں ۱۲ر اگست ۱۹۵۹ء کو دوسری بچی تولد ہوئی احباب جماعت بچی کے نیک صالح ہونے اور والدین کیلئے قرۃ العین بننے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار برکت علی انعام درویش قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی متعنا اللہ بطول حیاتہٗ کی صحت کے متعلق

ڈاکٹری رپورٹوں کا خلاصہ

قادیان ۱۸ر اگست سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی طرف سے جو ڈاکٹری رپورٹیں ہفتہ زیر اشاعت اخبار الفضل میں شائع ہوئی ہیں ان کا خلاصہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے (ادارہ)

ربوہ ۱۰ر اگست (بوقت ½۹ بجے صبح) کل دن بھر حضور کی طبیعت عام طور پر اچھی رہی اور زیادہ بے چینی نہیں ہوئی رات نیند اچھی آگئی مگر آج صبح سویرے کچھ اعصابی بے چینی شروع ہو گئی جو کچھ دیر رہی۔ اس وقت طبیعت میں سکون ہے۔

ربوہ ۱۲ر اگست (بوقت ½۹ بجے صبح) کل دن بھر حضور کی عام طبیعت تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی مگر اعصابی بے چینی کی تکلیف کافی رہی شروع رات نیند کم آئی مگر پھر اچھی نیند آگئی۔ اس وقت بھی کچھ اعصابی بے چینی کی تکلیف ہے۔

ربوہ ۱۲ر اگست (بوقت سوا دس بجے صبح) دن بھر حضور کی طبیعت زیادہ ناساز رہی۔ شام کے وقت اعصابی ضعف اور زبان کی تکلیف زیادہ ہو گئی۔ رات کو ٹانگ پر درد کی بھی کافی شکایت فرماتے رہے۔ لہذا شروع رات نیند نہ آسکی۔ اس کے بعد درد کی دوائیں دینے کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے صبح تک اچھی نیند آگئی۔ اس وقت اعصابی ضعف کی شکایت ہے۔ مگر کل شام کی نسبت کم ہے۔

کل کراچی سے ڈاکٹر جمال حضور کو دیکھنے تشریف لائے انہوں نے بعد معائنہ اظہار کیا کہ حضور کی طبیعت خراب ہے اور بعض علامات اور بازو کی کمزوری میں بھی زیادتی ہے۔

ربوہ ۱۳ر اگست (بوقت ساڑھے نو بجے صبح) کل دن بھر حضور کی طبیعت بوجہ اعصابی ضعف اور بے چینی کے خراب رہی رات نیند آگئی مگر آج صبح سے بے چینی کی بہت تکلیف ہے۔ جیسا کہ کل مختصراً عرض کر چکا ہوں پرسوں کراچی کے مشہور ماہر ڈاکٹر جمال حضور کو دیکھنے تشریف لائے تھے۔ اُنہوں نے پرسوں شام اور کل صبح حضور کا معائنہ کیا اور فکر کے ساتھ اظہار کیا کہ ہر وقت لیٹے رہنے کی وجہ سے حضور کی ٹانگوں اور بازو میں کمزوری زیادہ ہو گئی اور بڑھ رہی ہے نیز اعصابی کمزوری بھی زیادہ ہے اور مزید پیچیدگی کا خطرہ ہے۔ باوجود ڈاکٹروں کی کوشش کے حضور ٹہلنے سے گھبراتے رہے ہیں۔ اور ایک ہی کروٹ پر لیٹے رہتے ہیں۔ اور یہ کیفیت اب زیادہ دیر تک نہیں رہنی چاہئے بلکہ کسی ایسی جگہ جہاں (Physio Therapy) فزیو تھریپی کا انتظام ہو حضور کو لے جا کر مالش اور چلنے کی مشق کرائی جانی ضروری ہے۔ تاکہ جسم میں پھر طاقت عود کر آئے۔ لہذا اُنہوں نے کراچی جانے کا مشورہ دیا ہے جہاں علاج کی زیادہ سہولت میسر ہے اس کے لئے انتظامات کئے جا رہے ہیں۔

ربوہ ۱۴ر اگست (بوقت ایک بجے دوپہر) کل دن بھر حضور ایدہ اللہ کی طبیعت اعصابی بے چینی کی وجہ سے کافی خراب رہی شروع رات کچھ نیند آئی پھر آنکھ کھل گئی۔ دوائی دینے سے کچھ وقت کے بعد نیند آگئی صبح سے کچھ بے چینی ہے (ضمیمہ الفضل ۵۹-۸-۱۵)

ربوہ ۱۵ر اگست (بوقت ½۱۰ بجے صبح) کل دن بھر حضور کو اعصابی بے چینی اور ضعف کی شکایت رہی مگر شام کو کچھ افاقہ ہو گیا۔ رات نیند آگئی اس وقت عام طور پر بہتر ہے (الفضل ۵۹-۸-۱۶)

ربوہ ۱۶ر اگست (بوقت پونے دس بجے صبح) کل دن بھر حضور کی طبیعت بوجہ شدید اعصابی ضعف و نسیان خراب رہی رات نیند آگئی۔ آج صبح بھی ضعف ہے مگر کل کی نسبت کم ہے احباب جماعت نہایت گریہ و زاری کے ساتھ اپنے رب سے حضور اپنے آقا کی کامل شفایابی کیلئے دعاؤں میں لگے رہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی علالت

از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب (ربوہ)

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی موجودہ بیماری پورے تین ماہ سے چلی آرہی ہے بلکہ ایک لحاظ سے اس کا آغاز اس سے بھی پرانا ہے۔ جیسا کہ احباب کو خبروں سے معلوم ہو رہا ہوگا درمیان میں کچھ دن کے لئے بیماری کی علامات میں تخفیف معلوم ہوتی ہے مگر کچھ دن کے لئے تشویش والی علامات ظاہر ہو جاتی ہیں۔ بیماری کے لمبا ہو جانے سے طبعی طور پر مخلصین جماعت کے دلوں میں بہت تشویش پیدا ہو رہی ہے۔ جیسا کہ احباب کے خطوط سے ظاہر ہوتا ہے۔ جماعت کے کچھ دوست تو ایسے ہیں جو بیماری کی نوعیت کو سمجھتے ہوئے فکر اور تشویش کا اظہار کرتے ہیں۔ اور کچھ دوست ایسے ہیں۔ جو غلطی سے یہ سمجھنے لگ گئے ہیں کہ در اصل بیماری کوئی زیادہ نہیں ہے۔ اور چنداں فکر کی بات نہیں۔ اندریں حالات میرے خیال میں حضور کی موجودہ بیماری کی کچھ تفصیل دوستوں کے سامنے آجائے تو بہت سے شبہات اور غلط فہمیوں کے دور کرنے کا اور دعاؤں کی مزید تحریک کا باعث ہوگا۔

جیسا کہ احباب کو علم ہے فروری ۱۹۵۵ء میں حضور کو ایسی ہی بیماری کا حملہ ہوا تھا یعنی یکدم حضور کے بائیں حصۂ جسم میں شدید کمزوری پیدا ہو گئی جس کا بیشتر تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے چند گھنٹوں کے اندر اندر دور ہو گیا مگر کچھ ہلکی سی علامات باقی رہ گئیں۔ اس بیماری کے علاج کے لئے حضور یورپ تشریف لے گئے جہاں بڑے بڑے ماہرین نے حضور کا معائنہ کیا تھا۔ اور اس نتیجے پر پہنچے تھے کہ حضور کی یہ بیماری دماغ کے ایک چھوٹے سے حصہ میں خون کا دوران وقتی طور پر بند ہو جانے سے پیدا ہوئی ہے۔ کچھ ماہرین یہ خیال کرتے تھے کہ اس کی وجہ دماغ کے اس حصہ کی شریانوں کا سکڑنا ہے۔ اور کچھ ماہرین یہ خیال کرتے تھے کہ اس حصۂ دماغ کی کچھ باریک شریانوں میں خون منجمد ہو گیا تھا۔ بہر حال اس بات پر سب ماہرین متفق تھے۔ کہ یہ بیماری حضور کی انتہائی دماغی اور جسمانی کوفت اور کام میں غیر معمولی استغراق کے نتیجہ میں پیدا ہوئی ہے۔ یورپ کے ماہرین نے علاج تجویز کیا۔ اور ہدایت کی کہ حضور کو نہایت احتیاط رکھنی چاہئے۔ کہ دماغی اور جسمانی کوفت کبھی نہ ہونے پائے۔

یورپ سے واپس آکر حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل اور احسان سے بتدریج بہتر ہوتی گئی۔ مگر اس کے بعد حضور نے ۱۹۵۶ء میں قرآن کریم کی تفسیر کا کام شروع کر دیا۔ جو احباب کے سامنے تفسیر صغیر کی شکل میں موجود ہے۔ اس طرح حضور کو دماغی کام کے باعث پھر دوبارہ کوفت شروع ہو گئی۔ اور ۱۹۵۸ء میں حضور کی صحت ویسی نہ تھی جو ۱۹۵۷ء میں تھی اسی طرح ۱۹۵۸ء سے حضور کو نقرس کی تکلیف بھی بار بار ہونے لگی جس کے باعث جسمانی کمزوری بھی لاحق ہو گئی۔ فروری ۱۹۵۹ء میں حضور جب سندھ تشریف لے گئے۔ تو وہاں کار کا حادثہ پیش آیا۔ اور اس کے جلد بعد ہی شدید نقرس کا حملہ ہوا۔ اس طرح یہ تکلیف لمبی چلی گئی۔ حضور سندھ و کراچی سے نقرس کی تکلیف میں ہی دس مارچ ۱۹۵۹ء کو واپس تشریف لائے۔ ربوہ آکر بھی نقرس کی تکلیف جاری رہی جس کے باعث حضور نے مجبوراً چلنا پھرنا اور ٹہلنا چھوڑ دیا۔ اپریل میں کچھ عرصہ کے لئے حضور کی طبیعت قدرے بہتر ہوئی۔ اور حضور نے شوریٰ کے اجلاسوں میں قلیل وقت کے لئے شرکت فرمائی۔ مگر اس تمام عرصہ میں حضور اکثر وقت لیٹے رہتے تھے

۷ رمئی ۱۹۵۹ء کو حضور جابہ تشریف لے گئے۔ راستہ میں حضور کو کچھ تکلیف شروع ہو گئی تھی مگر جابہ پہنچ کر تکلیف زیادہ ہو گئی اور وہی علامات شروع ہو گئیں جو ۱۹۵۵ء میں ظاہر ہوئی تھیں۔ یعنی بائیں بازو کی کمزوری شدید اعصابی گھبراہٹ اور نسیان کی تکلیف وغیرہ۔ اس بیماری کے پیش نظر فوری طور پر حضور کو ربوہ واپس لایا گیا۔ اور یہاں پاکستان کے ماہر ڈاکٹروں کو بلا کر مشورہ کیا گیا جو وقتاً فوقتاً الفضل کے ذریعہ احباب کو معلوم ہوتا رہا ہے ان تمام ڈاکٹروں کی رائے ہے کہ اس دفعہ بھی حضور کو ۱۹۵۵ء والی بیماری کا حملہ ہوا ہے مگر اس دفعہ فرق یہ ہے کہ سامنے والے حصہ پر نسبتاً اثر زیادہ ہے جس کے باعث اس نسیان کی علامت زیادہ ہو گئی ہے۔ یہ نسیان زیادہ تر قریب کے زمانہ کے واقعات کی بھول سے تعلق رکھتا ہے۔ مگر اکثر پرانے واقعات پوری صحت کے ساتھ دماغ میں حاضر ہوتے ہیں علاوہ ازیں نسیان کا اثر وقت اور فاصلہ کے متعلق بھی زیادہ محسوس ہوتا ہے۔ اسی طرح اعصابی بے چینی کی علامت بھی ہے یعنی ذکی الحس انسانوں کی طرح کسی کام وغیرہ کے متعلق یہ گھبراہٹ پیدا ہو جانا کہ فوری طور پر سر انجام پا جائے اور اگر اس میں کوئی رکاوٹ ہو تو اس پر طبیعت کا گھبرا جانا وغیرہ وغیرہ نیز یہ بھی کہ بعض اوقات بے چینی اور ضعف کے جذبات پر پہلے جیسا قابو نہ رکھ سکنا اب

مندرجہ بالا علامات میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بتدریج تخفیف محسوس ہو رہی ہے۔ گو ابھی تک پوری تسلی بخش صورت نہیں۔ ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ مکمل آرام ملنے سے انشاء اللہ پھر صحت بحال ہو کر نارمل حالت ہو جائیگی یورپ کے ڈاکٹروں سے بھی حضور کی بیماری کی مکمل ہسٹری لکھ کر مشورہ لیا گیا ہے۔ اور انہوں نے یہاں کے ڈاکٹروں کی تشخیص اور مجوزہ علاج سے اتفاق کیا ہے۔ مزید مشورہ بھی لیا جا رہا ہے۔

جن پاکستانی ڈاکٹروں نے حضور کا معائنہ کیا تھا۔ ان میں سے ایک کی یہ رائے تھی۔ کہ حضور کی بیماری کی یہ علامات جو بار بار عود کر آتی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہو سکتی ہے۔ کہ سر کی طرف جانے والی دائیں طرف کی بڑی شریان بار بار سکڑ جاتی ہے۔ اس طرح دماغ کے دائیں حصہ کی طرف خون کا دوران کچھ وقفہ کے لئے کم ہو جاتا ہے۔ جب ان سے ذکر کیا گیا کہ ۱۹۵۴ء میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ پر چاقو کا جو حملہ ہوا تھا۔ اس وقت سرجن کا خیال تھا کہ دائیں طرف کی بڑی شریان کے بالکل قریب تک چاقو کا زخم چلا گیا تھا۔ اور چاقو کی نوک بھی اندر رہ گئی ہے تو کیا اس کی وجہ سے تو ایسا نہیں ہو سکتا کہ زخم کے مندمل ہونے پر اس شریان کے اردگرد ریشے سکڑ گئے ہوں۔ اور انہوں نے شریان کو بھی سکیڑا ہو۔ اس پر اس ڈاکٹر نے کہا تھا کہ یہ قرین قیاس ہے۔

اس بیماری میں ایک چیز جو ہم لوگوں کے لئے باعث فکر رہی ہے وہ نقرس کی تکلیف کا لمبے عرصہ سے جاری رہنا ہے۔ کیونکہ اس کی وجہ سے حضور ٹہل نہیں سکتے۔ اور ہر وقت لیٹے رہتے ہیں حالانکہ ٹہلنا نہایت ضروری ہے۔ تاکہ تمام جسمانی طاقت جلد واپس آجائے۔ نقرس کے لئے خون میں یورک ایسڈ کا معائنہ دوبارہ کرایا گیا ہے۔ اور دونوں بار یہ زہر بلا اثر نارمل سے کافی زیادہ نکلا ہے۔ چنانچہ اس کے لئے شروع سے ہی نقرس کی دوائیں مجبوراً باقاعدہ دی جا رہی ہیں۔ گو بار بار [illegible] کر دی جاتی ہیں مگر مشکل یہ ہے کہ یہ دوائیں بذات خود مضعف ہوتی ہیں

اس بیماری کی شدت گذر جانے کے بعد سے بیزور میانی وقفوں میں حضور کو جماعتی کاموں کی طرف شدت سے توجہ ہو رہی ہے۔ چنانچہ ہر وقت تبلیغ اسلام کو وسیع کرنے کے لئے ارشاد فرماتے رہتے ہیں۔ تقریباً ڈیڑھ ماہ سے تفسیر کبیر کا کام بھی تھوڑا تھوڑا شروع کرا دیا ہے (تفسیر کا کام کراتے وقت حضور مکرم مولوی نور الحق صاحب اور مکرم مولوی محمد یعقوب صاحب سے اپنے نوٹ سن کر مناسب تصحیح فرماتے ہیں) یہ کام تھوڑی تھوڑی دیر یعنی چند منٹ کے لئے چند بار کراتے ہیں تاکہ تھکاوٹ نہ ہونے پائے۔ اسی طرح ضروری جماعتی ڈاک بھی تھوڑی تھوڑی کر کے حضور کی طبیعت کے مدنظر پیش کی جاتی ہے۔ اور بعض بہت ضروری ملاقاتیں بھی جن سے کوفت نہ پیدا ہو ہو جاتی ہیں۔ تاکہ طبیعت میں شگفتگی پیدا ہو اور خیال بٹے۔

ایک خاص بات جس کا حضور کو اس بیماری میں بہت شدت سے خیال آ رہا ہے وہ قادیان جانے کا ہے۔ اور اس کے ذکر سے بعض اوقات رقت بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ حضرت اماں جان ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کا تابوت قادیان لے جانے کا بھی خیال بار بار آتا ہے۔

حضور کچھ وقت سہارے سے ٹہلتے بھی ہیں۔ مگر جیسا کہ اوپر عرض کر آیا ہوں جب نقرس کی تکلیف ہو جاتی ہے تو ٹہلنا مجبوراً رک جاتا ہے۔ البتہ حضور کار میں بیٹھ کر کچھ وقت کیلئے سیر کے لئے تشریف لے جاتے ہیں۔

حضور کی موجودہ بیماری کو کچھ تفصیل سے اس مضمون میں بیان کر دینے سے خاکسار کا منشا یہ ہے کہ مخلصین جماعت کے سامنے صحیح پوزیشن آجائے۔ تا وہ حضور کی کامل شفایابی کے لئے زیادہ توجہ کے ساتھ اپنے قادر و شافی خدا کے حضور مسلسل دعاؤں میں لگے رہیں۔

میرا ذاتی تاثر اور احساس حضور کی بیماری سے یہ بھی ہے کہ بعض دفعہ اللہ تعالیٰ اپنی جماعت میں پیدا ہو جانے والی کمزوریوں اور کوتاہیوں کو دور کرنے کے لئے جماعت کے امام اور اپنے محبوب بندے کو کسی تکلیف میں مبتلا کر دیتا ہے۔ تا جماعت اپنی اصلاح کی طرف متوجہ ہو اور حضور کی بیماری کا اس طرح لمبے ہو جانا بھی یہی ظاہر کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ہماری غفلت سے جھنجھوڑ کر ہمارے اصل مقصد یعنی تزکیہ نفس اور تبلیغ اسلام کی طرف شدت کے ساتھ متوجہ کرنا چاہتا ہے اور مجھے یقین ہے کہ احباب جماعت جتنی جلد اس بارہ میں کوشش شروع کر دیں گے۔ اسی سرعت سے ہمارا غفور آقا اپنی رحمتوں کے ساتھ آسمان سے نازل ہوگا۔ اور ہمارے پیارے امام کے تمام عوارض اپنی قدرت و شفاء خاص سے دور فرما کر ان بہت لمبی کام والی زندگی عطا فرما دے گا۔

اے ہمارے قادر خدا تو جلد ہمیں ہدایت دکھا اور ہمیں اپنے اندر پاک تبدیلیوں کی توفیق عطا فرما۔ اور اشاعت اسلام کے لئے ہمارے اندر ایک سچی تڑپ پیدا فرما۔ اور پھر خود اپنے فضل اور رحم سے سیدنا کو کامل شفاء عطا فرما۔ اور اپنے پیارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فداہ نفسی کے جان نثار خادم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعا بھی

لخت جگر ہے میرا محمود بندہ تیرا
دے اس کو عمر و دولت کر دور ہر اندھیرا

کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے اپنے "محمود" کو بہت لمبی عمر عطا فرما۔ اور ان کے سب اندھیرں کو خود ہی دور فرما کہ ہم سب تیرے عاجز بندے ہیں اور تجھ تیری خاص تائید و نصرت کے ایک لمحہ بھی جانے کی طاقت نہیں رکھتے۔ آمین یا رب العالمین۔ آمین

والسلام ڈاکٹر مرزا منور احمد ۱۰/ ۸/ ۵۹

مکتوب بورنیو

احباب جماعت کو یاد ہوگا کہ گذشتہ سال ماہ نومبر میں بورنیو کے رہنے والے ہمارے سینی النسل نومسلم احمدی بھائی جناب محمد شریف صاحب تیو ربوہ کی زیارت اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ملاقات کا شرف حاصل کرنے کے بعد چند روز کے لئے قادیان تشریف لائے تھے۔ مقامی طور پر درویشان قادیان کی طرف سے پیش کردہ ایڈریس کے جواب میں آپ نے مسجد مبارک میں جو پُر خلوص اور ایمان افروز تقریر کی تھی اُس کا خلاصہ اخبار بدر مجریہ ۷ نومبر ۱۹۵۸ء میں شائع کیا گیا تھا مقامات مقدسہ قادیان کی زیارت کے بعد آپ دیگر مقامات سے ہوتے ہوئے مع الخیر بورنیو پہنچے وہاں پہنچنے پر محترم امیر صاحب مقامی قادیان کے نام مکرم تیو صاحب کا جو محبت نامہ موصول ہوا ہے احباب کی دلچسپی کے لئے اس کے چند اقتباسات ذیل میں دیئے جاتے ہیں۔ افسوس ہے کہ بعض وجوہ دفتری غلطی سے موصوف کا یہ مکتوب اشاعت کے لئے ہمیں کافی تاخیر کے بعد موصول ہوا۔

" جیسا کہ قبل ازیں شائع ہو چکا ہے کہ مکرمی محمد شریف صاحب تیو قبولِ اسلام سے قبل بدھ مذہب میں یقین رکھتے تھے۔ اور اسلامی تبلیغ کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے بروز کامل ؑ کی قوت قدسی کا ہی یہ اثر ہے کہ آج ہی تیو صاحب اسلام سے والہانہ محبت رکھتے اور اسلامی طریق پر عبادات اور دعا گوئی میں لذت پاتے ہیں اور اپنے طریق عمل سے پکے اور سچے مسلمان ہونے کا نمونہ ہیں۔ آپ کا مکتوب بزبان انگریزی موصول ہوا جس کے اقتباسات کا اردو ترجمہ ذیل میں دیا جا رہا ہے۔ (ایڈیٹر)

محترم امیر صاحب مقامی و درویشان کرام کو مخاطب کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

" خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ قادیان اور ربوہ کے اس لمبے سفر کے بعد میں خیریت سے گھر واپس پہنچ گیا ہوں الحمد للہ۔ اس لمبے اور پُر لطف سفر کی یاد اب بھی میرے دماغ میں ہے۔ ہندوستان اور مغربی پاکستان کے خوبصورت شہر اور دیگر مقامات اب بھی میری آنکھوں کے سامنے ہیں۔ خاص طور پر قادیان اور ربوہ اور وہاں کے مخلص دوست جن سے میں اپنے سفر کے دوران ملا۔ میرے قیام کے دوران میں آپ لوگ جس حسن سلوک اور مہربانی سے پیش آتے اس پر بھی میں تہ دل سے آپ سب حضرات کا شکر گذار ہوں۔

قادیان اور ربوہ کی زیارت کر کے واپس وطن پہنچنے پر میرے مذہبی خیالات کو تقویت پہنچی ہے الحمد للہ۔ مذہب اسلام میں میرے ایمان کو زیادہ راسخ اور پختہ بنانے کا ایک سبب قادیان کے درویشوں کے بہتر اخلاق اور سنہری کارنامے ہیں جن کی مثال آج تک میں نے کسی جگہ کے غیر احمدی مسلمانوں میں نہیں دیکھی۔

میرے ہم مذہب بھائیو اور بہنو! ہم یہاں پر احمدیوں کی ایک بالکل چھوٹی سی جماعت میں ہوں اور اکثریت غیر احمدی و غیر مسلم باشندوں کی ہے۔ اس لئے آپ لوگ اس علاقہ میں احمدیت کی جلد ترقی کے لئے خصوصیت سے دعا فرماتے رہیں۔ نیز میرے بیوی بچے مکہ، مدینہ منورہ اور قادیان اور ربوہ کی زیارت کی خواہش رکھتے ہیں۔ آپ لوگ دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ان کی خواہش کو پورا کرنے کے سامان کرے اور سب کو اپنے حفظ و امان میں رکھے۔ آمین۔

مکرمی تیو صاحب نے اپنے مکتوب میں اپنی چند خوابوں کا بھی ذکر کیا ہے اس کے بعد لکھتے ہیں:۔

نتیجہ کے طور پر میرا یہ ایمان ہے کہ قادیان اور ربوہ تمام مسلمانوں کے لئے بھی یقینی طور پر مقدس بستیاں ہیں۔ ان تمام خوابوں نے مجھے اللہ تعالیٰ کے وجود پر زیادہ یقین بخشا اور میرا یہ بھی ایمان ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ اور حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے نبی، امام مہدی اور مسیح موعود ہیں۔ اور چودھویں صدی کے مجدد ہیں اور ہمارا موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ مصلح موعود ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق حضور کے موعود بیٹے ہیں۔

دوسری طرف میرا یہ بھی ایمان ہے اس دور دراز ملک کے سفر کے دوران میں میری اور میری غیر موجودگی میں میرے گھر والوں کی اللہ تعالیٰ نے ہی ہر خطرے سے حفاظت فرمائی ہے۔

قادیان اور ربوہ کے سفر سے واپس آنے کے بعد میرا چھوٹا بھائی مسٹر تیو سولیانگ لم جو کہ بدھ مذہب کا پیرو ہے) اچانک ایک شدید قسم کے سر درد کی بیماری میں مبتلا ہو گیا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ ایک غیر مسلم ہے۔ لیکن پھر بھی اس نے مجھ سے درخواست کی کہ میں اس کے لئے دعا کروں اسے ہسپتال داخل کرایا گیا۔ جہاں ڈاکٹر لوگ اس کی صحیح تشخیص نہ کر سکے۔ تاہم وہ صحتیاب ہو گیا اور اسے ہسپتال سے ڈسچارج کیا گیا۔ کچھ دنوں بعد بدقسمتی سے اس کو سر درد کے دورہ کا پہلے سے بھی زیادہ شدید حملہ ہوا۔ چنانچہ میں نے اپنے بیمار بھائی اور رشتہ داروں کی موجودگی میں نماز حاجت ادا کی اور اس کے لئے دعا کی اور باقی نمازوں میں بھی دعا کرتا رہا۔ بعد میں اسے دوبارہ اسی ہسپتال میں ہی داخل کرایا گیا۔ تب ڈاکٹروں کو اس کی اصل بیماری کا پتہ چلا۔ اور اس کے مطابق اس کا صحیح علاج ہوتا رہا۔ آخر کار وہ جلد صحتیاب ہو گیا۔ اب وہ بالکل تندرست ہے اور اسی دفتر میں جہاں کہ میں اس وقت کام کر رہا ہوں وہ بھی کام کر رہا ہے۔ الحمد للہ۔

حال ہی میں میرا ایک عمر رسیدہ داداد (۷۰ سال سے اوپر) جو کہ ایک شافعی مسلمان ہے رمضان کے مہینے میں روزے رکھ رہا تھا کہ اچانک بیمار ہو گیا۔ اُن کی حالت اتنی خطرناک تھی کہ کوئی بھی امید نہیں کر سکتا تھا کہ وہ زندہ رہے گا وہ خود بھی اپنی زندگی سے مایوس ہو گئے تھے۔ بڑی مشکل سے انہوں نے نہایت آہستہ آواز سے مجھے کہا کہ میں ان کی صحتیابی کے لئے دعا کروں چنانچہ میں نے اُسی وقت ان کے بچوں اور رشتہ داروں کی موجودگی میں دعا کیلئے ہاتھ اُٹھایا اور اس کے لئے نہایت آہ و زاری سے اللہ تعالیٰ کے حضور میں دعا کی۔ اسکے بعد گھر جا کر میں نے دو رکعت نماز حاجت پڑھی اور تہجد کی نمازوں میں بھی دعا کرتا رہا۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے وہ آہستہ آہستہ صحت یاب ہو رہا ہے۔ الحمد للہ

اسی طرح وقتاً فوقتاً میں نے اپنے لئے اپنے خاندان کیلئے اور دوسرے دوستوں کے لئے دعائیں کیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر رحم کیا اور میری دعائوں کو قبول کرتا رہا الحمد للہ۔

ہمیں ہمیشہ شکر کرنی چاہیئے قادیان کی واپسی کیلئے ہم من دشمنی کیلئے اور ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت اور لمبی عمر کیلئے اور تمام دنیا کی روحانی ترقی کیلئے قادیان کے درویشوں اور دنیا بھر کے دوسرے احمدی

جامع مسجد رانچی کے خطیب صاحب سے دلچسپ مکالمہ

گذشتہ روز مکرم حاجی شریف احمد صاحب (ایک غیر احمدی دوست) نے خاکسار سے بیان کیا کہ مولانا نعمت اللہ صاحب بھاگلپوری فاضل دیوبند و خطیب جامع مسجد رانچی نے منبر پر کھڑے ہو کر بیان کیا کہ جماعت احمدیہ کا مبلغ لوگوں کے سامنے یہ مسئلہ بیان کر رہا ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں اور موعود مسیح اور مہدی (حضرت) مرزا غلام احمد صاحب قادیانی (علیہ السلام) ہیں ۔ ۔ ۔ لیکن اصل واقعہ یہ ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو پکڑنے کے لئے جب یہود نامسعود نے آپ کا تعاقب کیا تو حضرت عیسےٰ علیہ السلام بھاگ کر ایک مکان میں جا چھپے۔ تعاقب کرنے والوں میں سے ایک شخص کھڑکی میں سے جھانکنے لگا۔ اس کا اوپر کا نصف دھڑ کھڑکی کے اندر تھا۔ جب لوگوں نے اسے کھینچ کر باہر نکالا تو دیکھا کہ اس کا اوپر کا دھڑ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی شکل و صورت اختیار کر گیا ہے۔ لوگوں نے اُسے صلیب پر لٹکا کر مار دیا جبکہ یہی اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام آسمان پر چڑھ گئے۔ اور یہ واقعہ قرآن اور حدیث میں لکھا ہے۔

خاکسار نے حاجی صاحب موصوف سے کہا کہ یہ واقعہ قرآن کریم اور کسی حدیث میں مندرج نہیں ہے۔ حاجی صاحب موصوف نے دوسرے دن اپنے مکان پر بعض دوسرے لوگوں کی موجودگی میں مولانا بھاگلپوری اور خاکسار کے مابین تبادلہ خیالات کا انتظام کیا۔ خاکسار نے مولانا موصوف سے دریافت کیا کہ کیا آپ نے واقعی یہ قصہ جامع مسجد میں منبر پر کھڑے ہو کر عوام کے سامنے بیان کیا تھا۔ مولانا نے اس کا اعتراف کیا۔ خاکسار نے کہا کہ میرے کچھ اس پر سوالات ہیں چنانچہ اس کے بعد مندرجہ ذیل مکالمہ ہوا۔

سوال۔ مولانا! کیا آپ کا یہ بیان کردہ قصہ قرآن کریم میں موجود ہے؟

جواب۔ قرآن کریم میں تو یہ قصہ موجود نہیں ہے۔

سوال۔ کیا کسی صحیح حدیث میں موجود ہے؟

جواب۔ نہیں! لیکن تفسیروں میں لکھا ہوا ہے

سوال۔ مولانا! آپ نے اس بات کا تو اعتراف کر لیا کہ خدا تعالیٰ اور خدا کے رسول مقبول خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام میں تو یہ قصہ موجود نہیں۔ تو اب یہ تفسیریں تو بتایئے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے ساتھ جب یہ صلیب کا واقعہ پیش آیا۔ تو اس وقت وہ مفسرین جنہوں نے یہ قصہ لکھا موجود تھے؟

جواب۔ مفسرین اس وقت موجود نہیں تھے بلکہ اس واقعہ کے سینکڑوں سال بعد پیدا ہوئے

سوال۔ کیا آپ کا بیان کردہ قصہ انجیل میں موجود ہے؟

جواب۔ انجیل میں نے نہیں پڑھی اس لئے میں کچھ نہیں کہہ سکتا

سوال۔ میں نے انجیل پڑھی ہے اور اس میں بھی آپ کا یہ بیان کردہ قصہ موجود نہیں ہے۔ لہٰذا آپ نے کیوں ایسا بے ثبوت قصہ جامع مسجد کے منبر پر کھڑے ہو کر بیان کیا جس کا کہیں بھی ثبوت نہیں۔

بعدہٗ مولانا نے کہا کہ ابھی مجھے بہت مصروفیت ہے پھر کسی وقت وقت مقرر کر کے بات کرینگے سامعین اس مکالمہ سے بہت متاثر ہوئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان علماء کی آنکھیں کھول دے اور یہ لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قبول کر کے اسلام کی تقویت کا باعث بنیں۔

خاکسار قریشی عبدالحی فضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ رانچی

بھائیوں اور بہنوں کیلئے ہے۔ بنہایت ہی مسرت کیساتھ میں آپکی خدمت میں یہ کلمہ تحریر کرتا ہوں میں نے امسال ۳۰ روزے ختم کرلئے ہیں۔ الحمدللہ [illegible]

احمدیہ کانفرنس چارکوٹ کے موقع پر
جماعت ہائے احمدیہ پونچھ (کشمیر) کے نام
جناب ناظر صاحب دعوت و تبلیغ قادیان کا پیغام

چارکوٹ میں ۷؍اگست کو منعقد ہونے والی احمدیہ کانفرنس میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوت و تبلیغ قادیان کی طرف سے حسب ذیل پیغام پڑھ کر سنایا گیا:-

شیخ حمید اللہ صاحب مبلغ علاقہ پونچھ نے مجھ سے یہ خواہش کی ہے کہ میں علاقہ پونچھ میں منعقد ہونے والے جلسہ میں شرکت کروں یا کم از کم اس جلسہ کے لئے اپنا پیغام بھجوا دوں۔ چونکہ مرکزی مصروفیات کی وجہ سے میرا اس جلسہ میں شرکت کرنا ممکن نہیں۔ اس لئے میں صرف پیغام بھجوانے پر اکتفا کرتا ہوں۔

برادرانِ اسلام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

آپ کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ لوگوں پر یہ اتنا بڑا انعام ہے کہ آپ اس کی جتنی بھی قدر کریں کم ہے۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کے ہزاروں اولیاء اور صلحاء مسیح موعود کا زمانہ پانے کے لئے چشم براہ اور دعاگو رہے۔ مگر یہ نعمت آپ لوگوں کے لئے مقدر تھی۔ اب اس نعمت کی قدر کرنا اور اس سے فائدہ اُٹھانا آپ لوگوں کا کام ہے۔ کیا ہی خوش قسمت ہے وہ احمدی جو اسلام اور احمدیت کے احکام کی پیروی کر کے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مبارک روحوں کو خوش کرتا ہے۔

احمدیت کیا ہے؟ احمدیت یہ ہے کہ ہر احمدی عورت، مرد اور بچہ اسلامی احکام کے مطابق پانچوں وقت باقاعدگی کے ساتھ نمازیں ادا کرے۔ حضرت محمد رسول اللہ صلعم پر درود بھیجے اور اُمت محمدیہ کی بہتری کے لئے دعائیں کرتا رہے۔ مخلوقِ خدا کے ساتھ ہمدردی کرے۔ کسی قوم اور مذہب کے آدمی کو دکھ نہ دے۔ تمام مذاہب کے بانیوں کی عزت کرے۔ اور حضرت عیسےٰ۔ حضرت کرشن جی حضرت رام چندر جی اور حضرت بابا نانک کا نام احترام کے ساتھ لے۔ ہمیشہ سچ بولے۔ چاہے سچ بولنے سے اس کا نقصان ہو۔ لین دین کے معاملات میں صاف اور روادار ہو۔ ہمسایوں کا ہمدرد ہو اور بنی نوع انسان کا خیر خواہ۔ غیر شرعی رسموں کو ترک کرے اور دین کو دنیا پر ہر حال میں مقدم کرے۔ شرک اور دوسرے بُرے کاموں سے بچتا رہے۔

آپ لوگوں نے احمدیت کو قبول کر لیا ہے۔ اب احمدیت کے احکام پر عمل کرنا آپ کا کام ہے۔ آپ میں سے جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے توفیق بخشی ہے وہ عمل کرتے ہیں۔ لیکن احمدیت آپ میں سے ہر ایک فرد سے یہ چاہتی ہے کہ وہ حقیقی مومن بن جائے۔ اور اسلام اور احمدیت اور انسانیت کی خدمت پر کمربستہ ہو جائے۔

اگر آپ میں سے کوئی شخص احمدیت کے ان اصولوں پر عمل نہیں کرتا اور بُرا نمونہ پیش کر کے احمدیت کی بدنامی کا باعث بنتا ہے۔ تو وہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے حضور جوابدہ ہو گا۔ لیکن میں آپ تمام احباب سے یہ توقع رکھتا ہوں کہ آپ سب ان اصولوں کی پیروی کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کریں گے۔

جیسا کہ آپ کو علم ہے ہماری جماعت نے اس امر کا بیڑا اُٹھایا ہے کہ ساری دنیا میں اسلام کا پیغام پہنچایا جائے۔ اور ساری دنیا کو اسلامی تعلیمات سے آگاہ کیا جائے۔ ظاہر ہے کہ یہ کام بہت بڑا ہے اور جب تک جماعت کا ہر فرد اس کام میں ہاتھ نہ بٹائے اس کو انجام دینا مشکل ہے۔ آج ہماری جماعت کے مبلغین یورپ امریکہ۔ افریقہ اور مشرق بعید کے تمام ممالک میں اسلام کا پیغام پہنچانے میں مصروف ہیں۔ اور خدا کے فضل سے کامیابی کے ساتھ آگے بڑھتے جا رہے ہیں۔ اور ان ملکوں میں لاکھوں لوگ اسلام قبول کر چکے ہیں۔ اور یہ سارا کام تحریک جدید کے ذریعہ انجام پا رہا ہے۔ علاوہ ازیں بھارت کے تمام صوبوں میں بھی تبلیغ کا کام جاری ہے۔ آپ لوگوں کا فرض ہے کہ تحریک جدید اور دوسرے تمام چندوں میں باقاعدگی کے ساتھ دل کھول کر حصہ لیں۔ یہ کام اللہ تعالیٰ کا ہے جو بہر حال ہو کر رہے گا۔ مگر خوش قسمت ہے وہ احمدی جو اس عظیم الشان کام میں حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرتا ہے۔

ہماری جماعت کے اصولوں میں سے ایک بہت بڑا اصول یہ بھی ہے کہ حکومتِ وقت کے ساتھ پورا پورا تعاون کیا جائے۔ بغاوت پھیلانے والوں۔ ہڑتالیں کرنے والوں اور حکومتِ وقت کے خلاف کوئی کارروائی کرنے والوں کا ہرگز ساتھ نہ دیا جائے۔ یہی اسلامی تعلیم ہے۔

اِس وقت سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بیمار ہیں۔ اور یہ بیماری لمبی ہوتی جا رہی ہے۔ تمام احباب کا فرض ہے کہ وہ اپنے پیارے امام کی صحت و سلامتی اور درازئ عمر کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔ اور حسب توفیق صدقے بھی دیں۔
اللہ تعالیٰ آپ سب کا حافظ و ناصر رہے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔ آمین ؛

والسلام
مرزا وسیم احمد

قادیان - ۲۰؍جولائی ۱۹۵۹ء

ہستی باری تعالیٰ کے متعلق روسی چیلنج اور اُس کا جواب

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت۔ اس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے

از محترم مکرم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل ایڈیٹر رسالہ الفرقان ربوہ

کراچی کے انگریزی روزنامہ "Dawn" مورخہ ۱۶ر جولائی ۱۹۵۹ء میں ذیل کی خبر شائع ہوئی ہے:-

MOSCOW'S Challenge to God Almighty

LONDON, July 15

Radio MOSCOW Radio last night challenged God to work a miracle "What sort of a god is he, if he cannot even prove his existence" said a moscow home service Broad cast monitored here.

"if Almighty God Really does exist, why does He not work at least one Real miracle, so that no one could have any doubt about His Reality"

"DAWN" KARACHI,
JULY 16

یعنی ماسکو ریڈیو مطالبہ کرتا ہے کہ اگر کوئی خدا ہے تو اُسے اپنی ذات اور ہستی کو ثابت کرنا چاہیئے۔ اسے کم از کم کوئی ایسا معجزہ دکھانا چاہیئے جس کے بعد اس کے وجود کے بارے میں کسی کو شک کی گنجائش نہ رہے وہ کیسا خدا ہے جو اپنے وجود کو بھی ثابت نہیں کر سکتا۔

ہر سچائی کے منکر کو یہ حق ہے کہ وہ اس کے ثبوت کا مطالبہ کرے۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے وجود کے قائل نہیں ان کو بھی حق پہنچتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ماننے والوں سے اس کی ہستی کے ثبوت کا مطالبہ کریں۔ اور تمام وہ لوگ جو خدا اُسے برحق پر ایمان لاتے ہیں اس ثبوت کے پیش کرنے کے مکلف ہیں۔ ظاہر ہے کہ اگر ہستی باری تعالیٰ کے قائلین منکرین کی تسلی نہ کرا سکیں اور خدائے قادر مطلق کے موجود ہونے پر کوئی اطمینان بخش برہان پیش نہ کر سکیں تو دہریوں کو یہ کہنے کا حق ہو گا کہ ہمارے مطالبہ کے باوجود خدا کی ہستی کے قائلین عاجز رہ گئے۔ پس یہ **روسی چیلنج** درحقیقت تمام مذاہب اور ادیان کے پیروؤں کے نام ہے۔ اور اس چیلنج کی غرض بظاہر یہ ہے کہ دنیا میں الحاد و بے دینی کو **فروغ** دیا جائے اور جو لوگ پیدائشی طور پر خدا تعالیٰ کی ہستی کے قائل چلے آتے ہیں ان کے دلوں میں بھی شکوک و شبہات پیدا کئے جائیں۔

روس کے اس چیلنج سے ساری دنیا دو حصوں میں منقسم ہو جاتی ہے (۱) خدا پرست اہلِ مذاہب (۲) منکرین ہستی باری تعالیٰ۔ **صحیح** موقف تو یہ ہے کہ تمام مذاہب **مجموعی** طور پر اس چیلنج کا جواب دیں۔ کیونکہ اس کی زد ہر مذہب پر پڑتی ہے۔ اگر یہ درست ثابت ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ کی ہستی محض ایک وہم ہے اس کی کوئی اصلیت اور حقیقت نہیں ہے تو کوئی مذہب بھی قائم نہیں رہ سکتا۔ لیکن ہم جانتے ہیں کہ اس چیلنج کا **حقیقی جواب صرف زندہ مذہب کی طرف** سے دیا جا سکتا ہے اس لئے ہم اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ اس دینِ اسلام کی طرف سے ہر زمانہ میں شواہد و **بیّنات** قائم ہوتے رہے ہیں۔ اور آج بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے **فرستادہ برحق** کے ذریعہ اس کا ناقابل تردید ثبوت فراہم فرمایا ہے۔

دوسرے مذاہب کے لوگ پرانے زمانوں کا ایک ماجرا سناتے ہیں کہ خدا تعالیٰ رشیوں پر ظاہر ہوا تھا اس نے ان سے کلام کیا تھا۔ اس نے نبیوں کے لئے تجلّی فرمائی تھی ماہ سال پر اپنی وحی نازل کی تھی مگر یہ سب کچھ آگے نہیں بلکہ پیچھے رہ گیا ہے اور آج زندہ اور قادر مطلق ہونے کے باوجود وہ اپنے کسی مقرب سے ہم کلام نہیں ہوتا اور اپنے کسی پیارے اور محبوب پر وحی نازل نہیں کرتا۔ یہ سب باتیں اب قصۂ پارینہ ہو چکی ہیں۔ اور اس کی کوئی مثال اور کوئی نمونہ دنیا کے اس آخری دور میں نہیں دکھایا جا سکتا خدا نے خود اس باب وحی و مکالمہ کو مسدود کر دیا ہے۔

مذاہب عالم کا یہ عقیدہ منکرین ہستی باری تعالیٰ کے ہاتھ میں ایک زبردست ہتھیار ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ وہ خدا جس میں خود گویائی پائی جاتی ہے اور جس کے شیریں مکالمہ کے لئے اس کے عاشقوں کے دلوں میں انتہائی تڑپ ہے اور منکرین پر اتمام حجت کے لئے اس کا کلام اپنی جگہ پر خود ایک بنیادی ضرورت ہے مگر بایں ہمہ جب وہ مکالمہ منقطع ہو چکا ہے۔ کوئی مذہب اسے دس ہزار سال سے بند قرار دیتا ہے اور کوئی مذہب پانچ ہزار یا دو ہزار یا ایک ہزار سال سے اس کے ورود ازدں کو مسدود ٹھہراتا ہے۔ تو کس طرح باور کیا جا سکتا ہے۔ کہ اب بھی خدا موجود ہے؟ اور پھر اس کا بھی کیا ثبوت ہے کہ فی الواقع وہ اپنے رشیوں اور نبیوں سے ہم کلام ہوا تھا؟

عیاں ہے کہ اس انداز خطاب میں منکرین اور ملحدین کا پلڑا بھاری نظر آتا ہے اس لئے تمام وہ مذاہب جو خدا کے مکالمہ اور اس کی وحی پر مُہر لگا چکے ہیں۔ وہ روسی چیلنج پر گنگ رہیں گے۔ اور کوئی حقیقی جواب نہ دے سکیں گے۔

اسلام کی طرف سے یہ اعلان ہے کہ خدا تعالیٰ کی کوئی قوت شل نہیں ہوتی۔ وہ آج بھی اپنے پیاروں اور مقدسوں سے اسی طرح ہم کلام ہوتا ہے اور ان پر اپنی مرضی کو ظاہر فرماتا ہے۔ جس طرح وہ صدیوں پیشتر گذشتہ انبیاء و مرسلین سے ہمکلام ہوتا رہا۔ قرآن مجید نے جا بجا خدا کے مکالمہ اور وحی اور فرشتوں کے نزول کی مسلمانوں کو بشارت دی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں بنی اسرائیل کے بچھڑے کی پرستش کرنے کو ان کی نادانی قرار دیتے ہوئے فرماتا ہے اَفَلَا یَرَوْنَ اَنَّہٗ لَا یُکَلِّمُہُمْ وَلَا یَہْدِیْہِمْ سَبِیْلًا۔ کہ افسوس ان لوگوں نے اتنا غور بھی نہ کیا کہ وہ بچھڑا تو نہ ان سے ہمکلام ہوتا تھا نہ انہیں کامیابی و کامرانی کے راستہ کی طرف رہنمائی کرتا تھا۔ اس کے باوجود وہ اسے اپنا معبود قرار دے کر اسے پوجنے لگ گئے۔ **معبود تو وہ ہوتا ہے جو اپنے پرستاروں سے بات کرتا ہے** اور اُن کی حاجت روائی فرماتا ہے اور ان کی ہدایت کے سامان کرتا ہے۔ پس صحیح اسلامی عقیدہ کے مطابق اللہ تعالیٰ کا مکالمہ بند نہیں ہے۔ بلکہ ہمیشہ کے لئے جاری ہے اور یہ امر خود اللہ تعالیٰ کی ہستی کا ایک زندہ ثبوت ہے۔

مادی آنکھوں سے نظر نہ آنے والی چیز کا وجود **عقلی دلائل اور اس کی تاثیروں** سے پہچانا جاتا ہے۔ خدا وراء الوراء غیر محدود ہستی ہے۔ وہ اللطیف الخبیر ہے۔ اس کی ہستی کا ایک بڑا عقلی ثبوت تو یہ **کارخانۂ قدرت** ہے جو اپنی محکم ترتیب اور سلسلہ علت و معلول کے لحاظ سے ایک اعلیٰ اور برتر مدبر ہستی کے وجود پر گواہ ہے۔ مادی ترقیات اور نئی ایجادات کی روشنی میں غور کرنے والے بھی آخر اسی نتیجہ پر پہنچیں گے کہ جہاں نہ خود بخود موجود ہوا ہے۔ نہ خود بخود قائم ہے اور نہ خود بخود فنا پذیر ہو گا۔ مگر ہنوز اکثر ترقی یافتہ اقوام مادہ پر انحصار کر رہی ہیں اور ان کی نظریں اس بالا و برتر لطیف ہستی کی طرف سے بند ہیں۔ جو اس ساری کائنات کا سرچشمہ اور جو اس نظام کے آخری سرے کو تھامے ہوئے ہے۔ **وَاَنَّ اِلٰی رَبِّکَ الْمُنْتَہٰی**۔

دوسرا ثبوت اس کی ہستی کا وہ **قدرت نمائی** ہے جو انبیاء کے ذریعہ سے اکناف عالم میں وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتی رہی ہے اور آج بھی حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ اسی الٰہی قدرت نمائی کے لئے مبعوث ہوئے ہیں۔ فرماتے ہیں ؎

لاتا ہے وہ بلا کر صد ہا نشاں دکھا کر
مجھ کو جو اُس نے بھیجا بس مدعا یہی ہے

اس دورِ الحاد میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت خود ایک معجزہ ہے۔ اور پھر آپ کے ذریعہ سے صدہا خارق عادت معجزات کا ظہور اللہ تعالیٰ کے قادر مطلق ہونے پر زبردست **برہان** ہے۔ عقلی دلائل سے اگر امکانِ ذاتِ باری تعالیٰ ثابت ہوتا ہے تو اس کے مکالمہ اور وحی سے اس کا قطعی اور یقینی موجود ہونا پایۂ ثبوت کو پہنچ جاتا ہے اور زندہ معجزات اور ہر زمانہ کے بیّنات اس کی ہستی کے تواتر پر گواہی دیتے ہیں۔ راستبازوں کی تائید و نصرت اور اس کے بارے میں قبل از وقت اطلاعات اللہ تعالیٰ کے علیم و خبیر ہونے کی پختہ ترین دلیل ہے۔

روسی کہتے ہیں کہ اگر خدا ہے تو اپنی ہستی کے لئے کوئی حقیقی معجزہ پیش کرے۔ ہمارا **دعویٰ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں ایسا معجزہ پیش کر رکھا ہے جس کا کوئی جواب روس کی ساری الحادی زبانیں مل کر بھی نہیں دے سکتیں۔ اور ہمارا خدا آئندہ بھی اس بارے میں زندہ معجزات پیش کر رہا ہے**۔ خدائے قادر مطلق کوئی تماشہ گر مداری نہیں۔ وہ انسانوں کے تابع نہیں وہ خدا ہے اور ہم سب اس کے بندے ہیں۔ وہ بلاشبہ اپنی ہستی کے ثبوت کے لئے معجزات و بیّنات دکھلاتا ہے۔ تا بندے ہدایت پا دیں مگر وہ انسانوں کا غلام اور خادم نہیں کہ ان کے احکام کی تعمیل کیلئے کمربستہ رہے۔

آسمانی نوشتوں پر غور کرنے والوں کے لئے روس کا یہ چیلنج خود اللہ تعالیٰ کی ہستی کا ایک ناطق ثبوت ہے۔ اڑھائی ہزار برس گذرے کہ اللہ تعالیٰ نے حزقیل نبی کی معرفت اعلان فرمایا تھا۔

"اے جوج اروشس اور مسک اور توبان کے سردار۔ میں تجھے پلٹ دوں گا۔ اور تجھے لئے پھروں گا۔ اور ایسا کروں گا کہ تو اُتر کی اطراف سے چڑھ آئے اور تجھے اسرائیل کے پہاڑوں پہ لاؤں گا اور تیری کمان جو تیرے بائیں ہاتھ میں ہے گرا دوں گا اور ایسا کروں گا کہ تیرے تیر تیرے دہنے ہاتھ سے گر پڑیں گے۔" (حزقیل ۳۹/۲-۳)

قریباً دو ہزار سال ہوئے کہ مکاشفہ یوحنا میں حضرت خاتم النبیین محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی پیشگوئی کے ذکر کے بعد اعلان کیا گیا کہ:۔

"جب ہزار برس پورے ہو چکیں گے تو شیطان قید سے چھوڑ دیا جائے گا اور ان قوموں کو جو زمین کے چاروں طرف ہوں گی یعنی یاجوج و ماجوج کو گمراہ کر کے لڑائی کے لئے جمع کرنے کو نکلے گا۔ ان کا شمار سمندر کی ریت کے برابر ہوگا۔ اور وہ تمام زمین پر پھیل جائیں گی۔" (مکاشفہ ۲۰/۷)

پھر آج سے تیرہ سو برس پہلے قرآن مجید نے اعلان فرمایا تھا:۔

(الف) حَتّٰۤى اِذَا فُتِحَتْ يَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ۔ (الانبیاء: ۹۷)

کہ اس آخری وقت میں یاجوج و ماجوج کھول جائیں گے اور وہ ہر بلندی پر دوڑتے پھریں گے۔"

(ب) وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَّمُوْجُ فِيْ بَعْضٍ وَّنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا (الکہف: ۹۹)

ہم ان کو ایک دوسرے سے گتھم گتھا ہونے کے لئے آزاد چھوڑ دیں گے ہاں اس وقت بگل میں آواز بلند ہوگی یعنی خدا کا مامور مبعوث ہوگا اور آسمانی ندا بلند کرے گا تب ان سب کو اکٹھا کیا جائے گا۔"

اسی زمانہ کی بات ہے کہ مہبطِ قرآن پاک حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے وحی خفی سے اطلاع پاکر صحابہؓ کو بتایا کہ:۔

"مسیح موعود کے زمانہ میں یاجوج و ماجوج کا خروج ہوگا۔ ظاہری طاقت سے ان کا مقابلہ نہ ہو سکے گا البتہ آسمانی نشانوں اور طور والی تجلیات سے ان کے شر کا ازالہ کیا جا سکے گا۔ یاجوج و ماجوج دنیا بھر کے علاقوں پر قابض ہو جائیں گے اور ساری زمین کا پانی چوس لیں گے وہ اپنی مادی ترقیات سے مغرور ہو کر پکار اٹھیں گے کہ ہم زمین والوں کو تو دبا چکے آؤ اب ہم اس ذاتِ اعلیٰ و برتر کو بھی نیست و نابود کر دیں جسے آسمانوں پر قرار دیا جاتا ہے هلمّ نقتل من فی السماء چنانچہ وہ اس غرض سے اپنے تیر چلائیں گے ایک عرصہ تک یہ سب کچھ ہوتا رہے گا۔ لیکن اگر ان لوگوں کی اصلاح نہ ہوئی تو ان پر آسمانی عذاب نازل ہوگا اور یہ تباہ ہو جائیں گے۔"

یہ ان بیانات کا مختصر خلاصہ ہے جو احادیث نبویہ میں یاجوج و ماجوج کے بارے میں کتب احادیث صحیح مسلم وغیرہ میں درج ہیں۔

ابھی حال کی بات ہے کہ بیسویں صدی مسیحی کے بالکل آغاز میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اللہ تعالیٰ سے علم پاکر روس کے موجودہ انقلاب کے بارے میں پیشگوئی فرمائی تھی اور زارِ روس کی حالتِ زار کی خبر سے دنیا کو چونکا دیا تھا۔ فرمایا تھا ؎

مضمحل ہو جائیں گے اس خوف سے سب جن و انس
زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحال زار

چنانچہ ہزاروں لاکھوں انسانوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ سرزمین روس میں خدا کی پیشگوئی کس ہولناک طریق سے پوری ہوئی۔

اللہ تعالیٰ کی ان باتوں میں سے جو آج بھی انہونی نظر آتی ہیں ایک خبر یہ ہے کہ آخر روس کا عصا تو حید کے علمبرداروں کے ہاتھ میں آ جائے گا۔ اور یورپ امریکہ میں اسلام پھیل جائے گا۔

یہ سارے امور ایک منصف مزاج کی نگاہ میں اللہ تعالیٰ کی ہستی پر چمکتا ہوا نشان ہیں۔ آج کے روس سے جو الحادی آوازیں اٹھ رہی ہیں اُن کے بارے میں خود آسمانی وحی میں خبریں موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے صدہا برس پیشتر اپنے برگزیدہ رسول حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو بتا دیا تھا کہ آخری زمانہ میں یاجوج و ماجوج خدا کی ہستی کا انکار کر کے اسے چیلنج کریں گے۔ ان حالات میں کیا یہ چیلنج خود ہستی باری تعالیٰ کا ایک ثبوت نہیں؟

ہم کہہ چکے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نہ انسانوں کے ماتحت ہے کہ ان کے اشارہ پر چلے اور نہ وہ کوئی تماشہ گر ہے۔ لیکن وہ اپنی ہستی کو اپنے جلی نشانات اور زور آور حملوں سے ہر زمانہ میں ثابت کرتا رہتا ہے۔ اس زمانہ میں جماعت احمدیہ کا قیام بھی اسی مقصد کے پیش نظر ہوا ہے

اگر روسی ملحدین سنجیدگی سے اس مسئلے کا فیصلہ کرنا چاہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی قدرت کے نشانات کے دیکھنے پر اسلام کے قبول کرنے کا مخلصانہ اقرار کریں تو ہم یقین رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی دعا پر آج بھی اپنے عظیم الشان نشان ظاہر فرمائے گا تا حق و باطل میں فیصلہ ہو جائے اور اللہ تعالیٰ کی ہستی کے بارے میں کسی قسم کے شک کی گنجائش نہ رہے۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں رحمت و برکت کے نشانات بھی بے شمار ہیں اور اس کی طرف سے عذابوں کے نشانات کی بھی کمی نہیں۔ وہ ہر رنگ میں اپنی قدرت کا اظہار کرتا ہے اور ہر خطۂ زمین پر اپنی تجلیات فرماتا ہے سعادت مند اسکے نشانوں سے فائدہ اُٹھاتے ہیں اور آئندہ بھی فائدہ اُٹھائیں گے۔

ہم پورے خلوص اور صدق دل سے روس کے آواز دہندگان تک اپنا یہ پیغام پہنچانا چاہتے ہیں کہ زندہ خدا آج بھی اپنی ہستی اور اپنی قدرتوں کے ثبوت اور اظہار کیلئے جلالی اور جمالی نشانات دکھاتا ہے وہ اپنے پیارے بندوں سے ہمکلام ہوتا ہے اور قبل از وقت آئندہ کے واقعات کی انہیں اطلاع دیتا ہے جماعت احمدیہ اس کا قطعی ثبوت پیش کرنے کیلئے قائم ہے ضرورت اس امر کی ہے کہ طالب صادق سنجیدگی سے حق کا طلبگار ہو تماشہ اور تمسخر اس کا شعار نہ ہو تب آسمانی رحمتوں کے دروازے کھلتے ہیں اور آج بھی کھل رہے ہیں کیا روسی ملحدین اس بارے میں سنجیدہ اور صادقانہ قدم اٹھانے کیلئے تیار ہیں؟ اے کاش انسان حقیقی پیاس کے ساتھ ارحم الراحمین کے آستانہ پر آئے تا وہ روحانی برکتوں سے مالا مال ہو اس طور پر آنیوالا کبھی

ع اس بارگاہ سے ناکام نہیں پھرا۔ واٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین۔

(رسالہ الفرقان ربوہ بابت اگست ۱۹۵۹ء)

۶۰-۱۹۵۹ء میں جماعتی جلسوں کا پروگرام

مبلغین، عہدیداران تبلیغ، امراء و صدر صاحبان توجہ کریں

از محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

جملہ احباب جماعت، عہدیداران اور مبلغین کرام کی اطلاع کے لئے تحریر کیا جاتا ہے کہ امسال جماعتی جلسوں کی تواریخ مندرجہ ذیل ہیں:۔

۱۔ جلسہ سیرت النبی صلعم — ۱۶ ر ستمبر ۱۹۵۹ء بروز بدھوار
۲۔ جلسہ پیشوایانِ مذاہب۔ — ۱۵ ر نومبر ۱۹۵۹ء بروز اتوار
۳۔ جلسہ یوم مصلح الموعود ایدہ اللہ — ۲۰ ر فروری ۱۹۶۰ء
۴۔ جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام — ۲۳ ر مارچ ۱۹۶۰ء
۵۔ جلسہ یوم خلافت — ۲۷ ر مئی ۱۹۶۰ء

جملہ عہدیداران تبلیغ مقامی جماعت کے تعاون سے ان ایام میں اپنی اپنی جماعتوں میں اہتمام سے پبلک جلسوں کا انعقاد کرائیں۔ اور غیر از جماعت احباب کو ان جلسوں میں شامل ہونے کی تحریک کر کے جلسوں کی رونق کو بڑھائیں۔ اور متعلقہ موضوعات پر مناسب اور اچھے رنگ میں تقاریر کرائی جائیں۔ اور ہر طرح جلسوں کو کامیاب بنایا جائے۔

۲۔ جن جماعتوں کے پاس کافی مقدار میں لٹریچر نہ ہو وہ نظارت ہذا کو خط لکھ کر مناسب لٹریچر منگوا لیں۔ خط میں جس جس ٹریکٹ کی ضرورت ہو ان کا نام معہ تعداد مطلوبہ لکھیں

۳۔ یہ جلسے اگر بڑے پیمانے پر نہ بھی ہو سکیں تو اپنی کوشش و طاقت کے مطابق جیسے بھی ہو سکیں کر لئے جائیں۔ اللہ تعالیٰ کی نظر دلوں پر ہے وہ بظاہر معمولی کاموں میں بھی عظیم الشان برکات رکھ دیتا ہے اور اپنے فضلوں سے نوازتا ہے

۴۔ ان تقاریب کو دعاؤں اور پوری جد و جہد سے کامیاب بنائیں۔ اس وقت ہندوستان میں تبلیغ کا میدان بہت وسیع ہے۔ اس سے فائدہ اٹھانا جملہ احباب جماعت کا کام ہے۔ امید ہے کہ احباب پوری توجہ و اخلاص سے اعلاءِ کلمۃ اللہ کے لئے کوشاں ہوں گے۔ اور دین کو دنیا پر مقدم کرتے ہوئے ان دینی خدمات کو سرانجام دیں گے۔

۵۔ ان تقاریب کے سرانجام پانے کے بعد ضروری رپورٹیں نظارت ہذا میں ارسال کی جائیں۔ تاکہ خلاصہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت بابرکت میں دعا کے لئے پیش کیا جا سکے۔ اور اخبار بدر میں بھی شائع کیا جا سکے۔

۶۔ چونکہ مرکز کے پاس اخراجات کی کمی ہے۔ اس لئے مطلوب لٹریچر کی مناسب قیمت اور اس کے ساتھ ڈاک کا خرچ ارسال کرنے کی کوشش فرمادیں

۷۔ جملہ مبلغین مقامی جماعتوں کے ساتھ ان تقاریب کے سلسلہ میں ہر طرح تعاون کریں۔

اللہ تعالیٰ احباب کے ساتھ ہو اور حافظ و ناصر رہے اور ہر قدم پر ان کی نصرت فرما کر زیادہ سے زیادہ خدمات دینیہ کی توفیق دے۔ آمین

خاکسار مرزا وسیم احمد ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

تقررِ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان

نوٹ :- حسب ذیل عہدیداران کی منظوری ۳۰/۴/۶۲ تک کی ہے سوائے اس کے کہ کسی عہدہ کے لئے مشروط منظوری ہو جس کے لئے الگ نوٹ دے دیا گیا ہے :-

سونگھڑہ (اڑلیسہ)

سید ضیاء الدین صاحب سیکرٹری مال سونگھڑہ ضلع کٹک - اڑلیسہ۔
عبد الحلیم خاں صاحب سیکرٹری امور عامہ و خارجہ
سید غلام احمد صاحب آڈیٹر

بھدرک (اڑلیسہ)

مولوی سید محمد زکریا صاحب پریذیڈنٹ
شیخ کفایت اللہ صاحب وائس پریذیڈنٹ
مولوی غلام محمود علی صاحب سیکرٹری امور عامہ وخارجہ
میاں شیخ شمشیر صاحب سیکرٹری تحریک جدید و وقف جدید
محمد علی شاہ صاحب سیکرٹری مال (مشروط منظوری ۶ ماہ)
محمد یونس صاحب سیکرٹری ضیافت - ‹‹

پینگال

مولوی محمد فرقان علی صاحب پریذیڈنٹ۔ ڈاکخانہ نیا پٹنہ اڑلیسہ
مولوی محمد مظفر علی صاحب سیکرٹری دعوت و تبلیغ و تحریک جدید و وقف جدید۔
عبد الستار خاں صاحب امین۔

کلکتہ

شفیع احمد صاحب مالاباری جنرل سیکرٹری
سید کریم بخش صاحب سیکرٹری دعوت و تبلیغ
محمد شفیع صاحب مہرہ سیکرٹری تعلیم و تربیت و آڈیٹر۔
میاں محمد یوسف صاحب بانی سیکرٹری وصایا
محمد احمد صاحب غوری سیکرٹری مال
میاں محمد حسین صاحب سیکرٹری ضیافت
سید بشیر الرحمان صاحب سیکرٹری جائداد (مشروط منظوری چھ ماہ)
نور عالم صاحب ایم۔ اے سیکرٹری تحریک جدید
میاں محمد بشیر صاحب سہگل آنریری ممبر مجلس عاملہ
میاں محمد عمر صاحب سہگل ‹‹
میاں محمد صدیق صاحب بانی ‹‹

کالابن کوٹلی

میاں شاہ محمد صاحب پریذیڈنٹ - ڈاکخانہ کھوتی تحصیل راجوری ضلع پونچھ (جموں)
میاں دل محمد صاحب سیکرٹری دعوت و تبلیغ و امین
میاں لعل الدین صاحب سیکرٹری امور عامہ وخارجہ
میاں خادم حسین صاحب سیکرٹری مال
میاں حسن محمد صاحب سیکرٹری ضیافت

یاڑی پورہ

حکیم میر غلام محمد صاحب پریذیڈنٹ و امین
میر عبد المجید صاحب سیکرٹری دعوت و تبلیغ
راجہ سید فضل الرحمن صاحب سیکرٹری تعلیم و تربیت۔
محمد رمضان صاحب نائب سیکرٹری تعلیم و تربیت
خواجہ عبد الحمید صاحب ٹاک سیکرٹری امور عامہ وخارجہ
خواجہ غلام محمد صاحب لون سیکرٹری مال
راجہ غلام محمد صاحب آڈیٹر

چک ایمرچ

راجہ غلام محمد خان صاحب پریذیڈنٹ۔ ڈاکخانہ یاڑی پورہ کشمیر۔
منشی محمد رحمت اللہ خان صاحب سیکرٹری دعوت و تبلیغ و تعلیم و تربیت
منشی نصیر الدین صاحب سیکرٹری امور عامہ وخارجہ و مال
عنایت اللہ خاں صاحب آڈیٹر

شورت

محمد عبد اللہ صاحب ڈار پریذیڈنٹ۔ ڈاکخانہ کرگام کشمیر
عبد الصمد صاحب بڈر وائس پریذیڈنٹ
مولوی عبد الرحیم صاحب سیکرٹری دعوت و تبلیغ
غلام محمد صاحب گنائے سیکرٹری تعلیم و تربیت
عبد الاحد صاحب ڈار سیکرٹری امور عامہ وخارجہ
عبد الغفار صاحب لون سیکرٹری مال
عبد الغنی صاحب راتھر آڈیٹر
عبد الغفار صاحب آہنگر امین و امام الصلوٰۃ

او۔ ایم۔ پی۔ کٹک ۳

سید ابو صالح صاحب پریذیڈنٹ
محمد ہاشم صاحب حوالدار وائس پریذیڈنٹ
ناظر خاں صاحب سیکرٹری دعوت و تبلیغ
عبد الصمد خاں صاحب نائک۔ سیکرٹری دعوت و تبلیغ
شفیق الدین خان صاحب جمعدار سیکرٹری امور عامہ و خارجہ و ضیافت (مشروط منظوری چھ ماہ)
لقاء الرحمٰن صاحب حوالدار (مشروط منظوری چھ ماہ)

مرمت و تعمیر مقامات مقدسہ

احمدیہ محلہ قادیان کے بیسیوں مکانات بشمول مساجد و مدرسہ احمدیہ گذشتہ بارشوں کے باعث مرمت و تعمیر کے محتاج ہیں۔ جن کے لئے اخراجات کی فوری ضرورت ہے۔ اسی طرح باغ ملحقہ بہشتی مقبرہ کی شمالی دیوار بھی زیر تعمیر ہے۔ ان ہر دو کاموں کے غیر معمولی خرچ کے لئے صدر انجمن احمدیہ قادیان کے عام بجٹ میں گنجائش نہیں۔ لہٰذا مخلصین جماعت کی خدمت میں تحریک کی جاتی ہے کہ وہ اپنے مرکز کے مقدس ابر یا کی عمارات کی مرمت اور باغ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دیوار کی تعمیر کے لئے زیادہ سے زیادہ چندہ دے کر فرض شناسی کا ثبوت دیں۔ جملہ عہدیداران مال سے امید کی جاتی ہے کہ وہ اپنی خاص توجہ اور کوشش سے اس تحریک جماعت کے ہر فرد کو شامل کر کے اپنے فرض سے عہدہ برآ ہوں گے۔ حتیٰ کہ مستورات اور بچوں کو بھی اس میں شامل کیا جاوے۔ خواہ ان کے چندوں کی مقدار کم ہی کیوں نہ ہو۔

چندہ جات کی فہرست جلد نظارت ہذا میں بھجوا دیں اور کوشش کریں کہ زیادہ سے زیادہ نقد وصولی ہو جائے تا کہ دیوار کی تعمیر کے کام میں روپے کی کمی کی وجہ سے کوئی رکاوٹ پیدا نہ ہو سکے۔

ذیل میں ان مخلص احباب کے اسماء شائع کئے جا رہے ہیں جنہوں نے مقامات مقدسہ کی مرمت کے سلسلہ میں ماہ مئی تا جولائی ۱۹۵۹ء تک چندہ بھجوا کر فرض شناسی کا ثبوت دیا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے اموال و اولاد میں برکت دے۔ اور انہیں سدا نیکیوں میں آگے بڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

۱- مکرم بابو محمد یوسف صاحب پرادنشل امیر بمبئی	-/۱۰۰
۲- ‹‹ سید غلام الدین صاحب فرسٹ کلاس مجسٹریٹ کھنڈپاڑہ اڑلیسہ	-/۵
۳- مکرم محمد صدیق صاحب پونچھ	۱-۵۰
۴- جماعت احمدیہ بمبئی (بذریعہ ڈی کے سلیمان صاحب سیکرٹری مال)	۹-۲۶
۵- ساد ھو مسیح صاحب کاہلواں	۲۲-۰۰

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

(ناظر بیت المال قادیان)

عہدیداران مال فوری توجہ فرمائیں!

نظارت بیت المال صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے جملہ سیکرٹریان مال جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کی خدمت میں ان کے لازمی چندہ جات کی سہ ماہی وصولی اور بقایا کی پوزیشن سے اطلاع دیتے ہوئے انہیں تحریک کی گئی تھی کہ ان کے ذمہ نسبتی بجٹ آمد کے مقابل پر جس قدر کمی رہ گئی ہے اسے وہ جلد از جلد پورا کرنے کی فکر کریں۔ آمد کی موجودہ رفتار اس امر کی مقتضی ہے کہ جماعت کا ہر فرد اپنی مالی ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے ادائیگی چندہ جات کی طرف کما حقہٗ متوجہ ہو۔ اور عہدیداران جماعت اور مبلغین کرام اپنے فرائض کی طرف پوری توجہ دے کر پورے جوش عزم اور ولولے کے ساتھ مرکز کی مالی مشکلات کو دور کرنے کا پورا پورا تہیہ کریں۔ اور وہ اسی طرح ہو سکتا ہے کہ ہر احمدی دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہوئے اپنے ذمہ کسی قسم کا بقایا نہ رہنے دے اور سال رواں کا بجٹ سو فی صدی ادا کر دے۔ تا کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کر سکے۔

مجھے امید ہے کہ مخلصین جماعت فرض شناسی کا ثبوت دیں گے۔

ناظر بیت المال قادیان

لائبریریوں کے لئے اخبارات

نظارت کی طرف سے کچھ لائبریریوں کے نام روز نامہ الفضل اور کچھ کے نام خطبہ نمبر الفضل اور کچھ کے نام بدر جاری کرنے کی تجویز ہے۔ احباب اطلاع دیں کہ ان کے نزدیک ان کے علاقہ کی کس لائبریری کے نام کون سا اخبار جاری کرانا مناسب ہوگا۔ اخبار ایسی لائبریری کے نام جاری کرایا جائے جو دیگر اخبارات کے ساتھ اخبار کو ٹیبل پر رکھے۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

تصحیح نظارت تعلیم و تربیت قادیان کی طرف سے اخبار بدر مورخہ ۹ رجولائی ۱۹۵۹ء کے پرچہ میں رسالہ "جماعتی تربیت اور اس کے اصول" کا نتیجہ شائع ہوا تھا اس میں مکرم خلیل جی صاحب (محمد عبد الحی صاحب مچھلی بندری حیدر آباد (جنہوں نے ۸۲ نمبر حاصل کر کے تیسرا درجہ حاصل کیا تھا) کا نام خلیل جی شائع ہوا ہے جو غلط ہے احباب اس کی تصحیح فرمالیں۔

ناظر تعلیم و تربیت قادیان

خبریں

دہلی ۱۶ر اگست۔ ملک کی سیاسی آزادی کی بارہویں سالگرہ کل تمام صوبوں میں دھوم دھام سے منائی گئی۔ صبح یوم آزادی کی تقریب کا آغاز پر نعات پھیریوں۔ پریڈوں اور جھنڈا لہرانے کی رسوم سے ہوا۔ ان کے وقت کئی مقامات پر لنگر لگائے گئے۔ چرخہ کاتنے کے مقابلے ہوئے۔ اور رات کو دیپ مالا ہوئی۔ مرکزی اور بعض صوبائی راجدھانیوں میں جشنِ آزادی منانے کے لئے پارٹیاں بھی ہوئیں۔ راشٹرپتی نے سوتنترتا دوس اپنے دکھنی صدر مقام حیدر آباد میں منایا اور وہاں سرکردہ شہریوں کو پارٹی دی۔ ان کی غیر حاضری میں دہلی میں اُپ راشٹرپتی نے ۴ ہزار کے قریب معززین کو پارٹی دی جس میں پردھان منتری پنڈت نہرو، مرکزی وزراء، ممبران پارلیمنٹ اور غیر ممالک کے سفارتی نمائندے بھی شامل تھے۔ حیدر آباد میں راشٹرپتی نے صبح فوجی دستوں سے سلامی لی۔ اُنہوں نے اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ لوگوں کو ترقیاتی منصوبوں کے نشانے پورے کرنے کے لئے حکومت کا ہاتھ بٹانا چاہیئے۔ لوگوں کی امداد کے بغیر ترقی ناممکن ہوگی۔ پچھلے بارہ برسوں میں ہمیں کئی بار نشیب و فراز کا سامنا کرنا پڑا۔ ہمیں اپنی غلطیوں سے عبرت حاصل کرنے کا موقعہ بھی ملا ہے۔ ہمارے کئی پراجیکٹ مکمل ہو چکے ہیں۔ اور لوگوں کی خدمت کے لئے ان کا مسلسل استعمال شروع ہونے والا ہے۔ کئی اور ترقیاتی کام آئندہ پلان میں شروع کئے جائیں گے۔ اور ان کی کامیابی کا انحصار لوگوں کے تعاون پر ہوگا۔ قوم کی ترقی کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہر شخص اپنی خامیوں کو دور کرے۔ زبان مذہب اور علاقہ کا امتیاز کئے بغیر ملک کی ترقی کے لئے کام کرنا ضروری ہے۔

نئی دہلی ۱۶ر اگست: وزیر اعظم پنڈت نہرو نے بھارت کے بارہویں یوم آزادی کی خوشی میں کل تاریخی لال قلعہ کے بُرج پر سے ہزاروں مردوں عورتوں کی موجودگی میں قومی جھنڈا لہرایا۔ اس سے پیشتر بحری بری ہوائی فوجوں اور دہلی پولیس کے ایک دستہ کے جوانوں نے آپ کو سلامی دی۔ اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے وزیر اعظم نے عوام کو متحد رہنے، سخت محنت کرنے کی عادت ڈالنے اور ذات پات۔ زبان اور صوبائی تعصب دور کر کے دیش کو آگے لے جانے کی اپیل کی۔ اور کہا کہ بھارت کو اسوقت دیہات میں بسنے والے لاکھوں لوگوں کو اوپر اُٹھانے کے چیلنج کا سامنا ہے۔ اسوقت ساری دنیا کی آنکھیں ہم پر لگی ہوئی ہیں۔ کہ ہم اس مسئلہ کا کیسے سامان کرتے ہیں۔ پنڈت نہرو نے مزید کہا کہ دہلی بھارت کی راجدھانی ضرور ہے۔ لیکن یہ بھارت نہیں۔ بھارت تو ہزاروں دیہات میں بستا ہے۔ اگر یہ دیہات ترقی نہ کر سکے تو بھارت ترقی نہ کر سکے گا۔ پنڈت نہرو نے اپنی تقریر صرف پندرہ منٹ میں غیر متوقع طور پر ختم کر دی۔ اس تقریر میں پنڈت نہرو نے زیادہ تر گھریلو مسائل اور باہمی تعاون پر ہی زور دیا۔ اور عوام کو گاندھی جی کے نقش قدم پر چلنے اور ملک کی سیوا کرنے کی تلقین کی۔ اور کہا کہ اکثر ہم دیش کے مفاد کو بھول کر چھوٹی چھوٹی باتوں میں اُلجھ جاتے ہیں۔

پنڈت نہرو نے اپنی تقریر میں عام استعمال کی اشیاء کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کا بھی ذکر کیا اور کہا کہ اگرچہ ہم مہنگائی کو ختم کرنے کی انتہائی کوشش کر رہے ہیں۔ لیکن یہ مہنگائی ختم ہونے میں نہیں آتی۔ جس سے ہمیں بھاری تشویش ہو رہی ہے۔ آپ نے قیمتوں میں اضافہ کے لئے کچھ لوگوں کی خود غرضی کو ذمہ دار قرار دیا۔ دیش واسیوں کو متحد رہنے کی تلقین کرتے ہوئے پنڈت نہرو نے کہا کہ ہمیں اتحاد کے مسئلہ میں گاندھی کے عظیم اُپدیش کو ہر وقت سامنے رکھنا ہے۔ اس طرح ہم اپنی طاقت برقرار رکھ سکتے ہیں ہم نے ذات۔ برادری۔ زبان۔ صوبہ اور مذہب کی دیواریں جو کہ ہمیں تقسیم کرتی ہیں توڑ گرانی ہیں۔ اور ہم نے جتھہ بندی سے بھارت کے مفاد کو سامنے رکھنا ہے تا کہ ملک کے کسی ایک حصہ میں بھی ہم نے مل جل کر رہنے اور کام کرنے کی عادت نہیں اپنائی۔ ہم نے دیش سے غریبی کو بھگانے کے لئے یہ عادت ڈالنی ہے۔ ہم نے اپنی طاقت اور کسوٹی سے پرکھنا ہے جو کہ گاندھی جی نے ہمیں مہیا کی ہے اور یہ کسوٹی یہ ہے کہ عام آدمی اور دیہات نے کس قدر ترقی کی ہے۔ بھارتی عوام کو سخت محنت کی تلقین کرتے ہوئے پنڈت نہرو نے روس اور امریکہ کی مثال دی اور کہا کہ یہ ملک محض اپنے عوام کی سخت محنت اور جدوجہد کی بدولت ہی خوشحال اور بڑے ملک بن جاتے ہیں۔ نہ کہ دوسروں کی خیرات پر۔ اگر ہم بھی اسی طرح محنت سے کام لیں تو ہمارا ملک بھی خوشحال ہو سکتا ہے۔

پنڈت نہرو نے بہت زیادہ چھٹیوں کو بھی ایک برائی قرار دیا اور تعطیلات کی تعداد کم کرنے پر زور دیتے ہوئے کہا کہ زیادہ چھٹیوں سے لوگ کمزور اور کاہل و آرام طلب ہو جاتے ہیں۔ آپ نے مزید کہا کہ بھارت میں جس قدر چھٹیاں منائی جاتی ہیں ساری دنیا میں اس کی مثال نہیں ملتی۔

کیرل میں یوم آزادی پر گورنر نے وعدہ کیا کہ وہ جلد سے جلد نئے انتخابات کرانے کی کوشش کریں گے۔ آپ نے کہا کہ راشٹرپتی کا پہلا کام یہ ہوگا کہ کیرل میں عبوری عرصہ میں امن برقرار رہے وہ دیکھیں گے کہ عام نظم و نسق

جناب پنڈت موہن لال صاحب وزیر لوکل باڈیز کی قادیان میں تشریف آوری

قادیان ۱۷ر اگست آج جناب پنڈت موہن لال صاحب وزیر لوکل باڈیز و ورکس بذریعہ کار قادیان تشریف لائے۔ ان کے ہمراہ شری خیراتی رام صاحب سمن صدر ضلع کانگریس تھے۔ ان کے اعزاز میں جناب سردار ست نام سنگھ صاحب باجوہ میونسپل کمشنر، سردار سورن سنگھ صاحب باجوہ میونسپل کمشنر، سردار آتما سنگھ صاحب ڈھلوں کی طرف سے چائے کی دعوت دی گئی۔ جس میں معززین شہر کو بھی مدعو کیا گیا۔ سلسلہ کی طرف سے مکرم مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل ناظر اعلیٰ۔ مکرم مولوی برکات احمد صاحب راجیکی بی۔ اے ناظر امور عامہ۔ مکرم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز بی۔ اے ناظر بیت المال اور مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے دعوت میں شریک ہوئے۔

ناشتہ سے فارغ ہو کر جناب وزیر صاحب میونسپل ہال میں تشریف لے گئے۔ جہاں پر شہر کے پانچ سات سو افراد جمع تھے۔ پنڈت جی نے حالات حاضرہ اور صوبہ کے مختلف مسائل پر ان سے خطاب کیا۔ بالخصوص سروس کوآپریٹو سوسائٹیز کے لائحہ عمل اور تشکیل پر روشنی ڈالی۔ بعض لوگوں نے اس موقعہ پر کچھ سوالات کئے جن کے مفصل جوابات جناب وزیر صاحب نے دیئے۔ تقریباً گیارہ بجے وزیر صاحب بذریعہ کار واپس بٹالہ تشریف لے گئے۔ (نامہ نگار)